بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ۔ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. No. P. 67

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

هفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۹

شمارہ ۵۳

ایڈیٹر:۔
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:۔
خورشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

The Weekly Badr Qadian.

۲ر ذیقعدہ ۱۳۹۰ ہجری | ۳۱ر فتح ۱۳۴۹ ہش | ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۰ء


## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۹ر فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۴ر فتح کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

★ — ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی خاطر ہندوستانی احمدی احباب کا ایک قافلہ بتاریخ ۲۴ر فتح قادیان سے ربوہ کے لئے روانہ ہوا۔ یہ قافلہ بتاریخ ۲ر صلح (جنوری) کو واپس قادیان پہنچے گا۔

★ — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ مع اہل و عیال ۲۴ر فتح کو ربوہ کے جلسہ میں شمولیت کے لئے عازم ربوہ ہو گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت دارالامان واپس لائے آمین۔

★ — قادیان کا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ چند روز مقاماتِ مقدسہ میں قیام اور روحانی استفادہ کے بعد بیشتر مہمان اپنے وطنوں کو واپس تشریف لے گئے۔

★ — حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالےٰ بخیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

### قادیان کی مقدس سرزمین میں

# جماعتِ احمدیہ کے ۷۹ ویں سالانہ جلسہ کا روح پرور اور کامیاب انعقاد!

## ہندوستان کے مختلف صوبوں اور غیر ممالک سے شمعِ احمدیت کے پروانوں کا اجتماع

### دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی غیر معمولی کثرت۔ روحانی ذوق و شوق اور عشقِ الٰہی کے ولولہ انگیز اور پرکیف مناظر۔ علمائے سلسلہ اور ہالینڈ و افریقہ کے نمائندگان کی دینی و روح پرور تقاریر

(رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مدراس)

قادیان۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ۷۹ واں روحانی اجتماع جس کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں رکھی تھی حسب پروگرام ۱۸ر دسمبر ۱۹۷۰ء بمطابق ۱۸ر فتح ۱۳۴۹ ہش بروز جمعۃ المبارک شروع ہو کر دعاؤں۔ ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں تین دن تک جاری رہنے کے بعد بروز اتوار ۲½ بجے دن نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

پچھلے سالوں کی طرح امسال بھی ہندوستان کے کم و بیش تمام صوبوں سے شمعِ احمدیت کے پروانے کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی فضل و احسان ہے کہ باوجود اس کے کہ اس سال پاکستان سے احمدی احباب کا کوئی قافلہ نہیں آسکا، ہندوستان کے تمام صوبہ جات سے غیر معمولی طور پر کثرت سے احباب تشریف لائے اور جلسہ کی رونق کو چار چاند لگائے۔

ان تینوں دنوں میں انہیں ایمان و یقین اور معرفتِ الٰہی کو ترقی دینے والے حقائق و معارف سے مستفیض ہونے کے علاوہ دعاؤں ذکرِ الٰہی اور عبادات میں اپنے اوقات گزارنے اور دارالامان کے مقاماتِ مقدسہ میں اللہ تعالےٰ کے حضور سجدہ ریز رہ کر اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے کے غیر معمولی مواقع میسّر آئے۔ نیز حسبِ استطاعت علمائے سلسلہ کی علم و عرفان سے بھری روحانی تقریروں کو سماعت فرما کر اپنے علم و ایمان میں زیادتی پیدا کرنے کا موقعہ حاصل ہوا۔

جلسہ سالانہ کی ایک ضمنی غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

چنانچہ حسبِ سابق امسال بھی یہ غرض بحسن و خوبی پوری ہوتی رہی۔ اس مقدس سرزمین کے محلّہ احمدیہ میں محبت و پیار۔ اخوت و تودّد کے بے نظیر نظارے دیکھنے میں آتے رہے۔ ہر ایک احمدی دوسرے احمدی بھائی سے ملاقات و معانقہ کرتے وقت جو لذت اور روحانی سرور محسوس کرتا تھا اسے الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں، وہ کیفیت صرف محسوس ہی کی جا سکتی ہے۔ گویا ہر طرف "فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا" کی جیتی جاگتی تصویر نظر آرہی تھی۔ سچ ہے ؎

جب مل گئے دو احمدی
مجنوں کو لیلیٰ مل گئی

مادیت کے غلبہ اور خود غرضی کے اس زمانے میں ایسی محبت و اخوت کے پُرخلوص نظارے صرف اعتصام بحبل اللہ ہی کی بدولت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ہم پر ہمیشہ رہے۔ آمین۔

### پروگرام

جلسہ کے تینوں روز دونوں وقتوں میں یعنی دن اور رات کو مقررہ پروگراموں کے مطابق علماء و مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پُر از معلومات تقاریر ہوئیں۔

دن کے اجلاسات احمدیہ جلسہ گاہ میں اور شبینہ اجلاسات مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوتے۔

### پہلا دن ——— پہلا اجلاس

پہلے دن کا اجلاس مورخہ ۱۸ر فتح مطابق ۱۸ر دسمبر ۱۹۷۰ء کو ٹھیک پونے گیارہ بجے حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔

سب سے پہلے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج بمبئی کی تلاوت قرآن مجید ہوئی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ...


ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر ... قادیان سے شائع کیا

اسلام ... راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو ... نغمی ... ہے
نہایت پُرسوز انداز ... کر سنائی۔

## لوائے احمدیت کا لہرانا

تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد لوائے احمدیت کے لہرانے کی رسم صدر اجلاس حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے ادا فرمائی۔ جب لوائے احمدیت فضائے آسمانی میں پوری شان و شوکت اور پُروقار انداز میں لہرانے لگا تو سارے مجمع کے دل کی گہرائی سے بلند آواز میں یہ دعا نکل رہی تھی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

اور ساتھ ہی ارضِ مقدس کی ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی و احمدی نعروں سے گونج اٹھی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد ہی ایسا فضل فرمائے کہ یہ لوائے احمدیت ساری دنیا میں لہرانے لگے اور ساری فضائے عالم پر اللہ اکبر اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم زندہ باد کا نعرہ بلند ہونے لگے آمین۔

## صدارتی تقریر

صدارتی تقریر کرتے ہوئے محترم حضرت امیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارا یہ مقدس و مبارک جلسہ ۷۹ واں ہے۔ جیسے خدائی اذن کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کا اجرا فرمایا خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے باقاعدہ ہر سال بغیر کسی روک اور وقفے کے منعقد ہوتا چلا آرہا ہے۔ یہ جلسہ کوئی معمولی اور دنیوی اغراض کے تحت منعقد نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اس جلسہ کی بنیاد رکھی ہے۔ جیسا کہ حضور نے اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

۷۹ سال سے اس کا باقاعدہ انعقاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور اس جلسہ کے ایک الٰہی جلسہ ہونے کا ثبوت ہے۔

محترم صاحب صدر نے فرمایا کہ اگر ہم کوئی دنیاوی کام کرتے ہیں تو اس کی بنیاد بھی یقین کامل پر رکھتے ہیں۔ اگر ہمیں کسی کام کی تکمیل کے متعلق یقین کامل نہ ہو تو ہم وہ کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اسی طرح ہمیں جب تک خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کے مالک یوم الدین ہونے پر یقین کامل اور حق الیقین نہیں ہوتا تو ہم وہ نیک کام نہیں کرسکتے جس سے خدا تعالیٰ راضی ہو۔

الغرض یہ جلسہ جس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے رکھی ہے ہم اس یقین کامل کے ساتھ یہاں جمع ہوئے ہیں کہ اس جلسہ کی برکات و فیوض سے مستفیض ہوں۔ مجھے کامل یقین ہے کہ جو شخص بھی اپنے دنیاوی و دیگر کاموں کا حرج کرکے یہاں آیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا قرض کبھی اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کی تمام ضرورتوں کو اپنے فضل سے پورا کریگا ایک وہ زمانہ تھا جبکہ قادیان کے اردگرد کے رہنے والے بھی قادیان سے واقف نہ تھے جیسا کہ حضور علیہ السلام نے خود فرمایا تھا ؎

میں تھا غریب و بےکس و گمنام و بےہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر!

لیکن آج ہمارے جلسہ میں شرکت کے لئے نہ صرف ہندوستان کے تمام صوبوں سے احباب یہاں تشریف لائے ہیں بلکہ مغربی افریقہ۔ ہالینڈ۔ تنزانیہ وغیرہ مشرقی و مغربی ممالک سے بھی لوگ پہنچ کر تشریف لائے ہیں۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی اُن مقبول دعاؤں پر اپنی تقریر ختم فرمائی جو مذکورہ اشتہار میں حضور علیہ السلام نے اس جماعتی جلسہ میں شریک ہونے والوں کے لئے فرمائی ہیں۔

صدارتی تقریر کے بعد آپ نے ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا فرمائی جس میں دیگر دعاؤں کے علاوہ اکناف عالم میں اسلام اور احمدیت کے پھیلانے کے لئے اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی درازی عمر کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالےٰ ان تمام دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے آمین۔

## پیغام

چونکہ امسال پاکستان سے قافلہ نہیں آیا تھا اس لئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ پیغام موصول نہیں ہوا لہٰذا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۶۹ء کے جلسہ ہائے سالانہ پر جو روح پرور اور دعائیہ پیغام ارسال فرمائے تھے وہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے پڑھ کر سنائے۔ جو اخبار بدر میں شائع ہو چکے ہوئے ہیں

**تقاریر**:- حضور اقدس کے پیغام کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

## موجودہ زمانہ کے مسائل اور اُن کا حل اِسلام میں

سب سے پہلے مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ انچارج دہلی و یو۔پی نے مذکورہ بالا عنوان پر ایک ٹھوس اور پُر از معلومات تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام کے معنے امن۔ شانتی۔ اطاعت اور فرمانبرداری کے ہیں۔ ان معنوں کی رُو سے جو بھی خدا کے احکام کی پیروی کرتا ہے اور ہر وہ شخص جو توحید کو پھیلاتے ہوئے قیام امن کی کوشش کرتا ہے وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے قیام امن کے لئے ایسی مستقل تعلیم پیش فرمائی ہے جو رہتی دنیا تک مشعلِ راہ ہے۔

قیام امن کے لئے اقوام کے درمیان کئے گئے معاہدات کے احترام کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کئے گئے مختلف معاہدات کے سلسلہ میں تاریخی واقعات بیان فرمائے۔

قیامِ امن کے متعلق ایک بڑا اصول اِسلام نے یہ پیش فرمایا کہ

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ نیز فرمایا

مَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ۔

کہ جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے۔

اِسی طرح آپ نے سیدنا حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رواداری کی تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے نجران کے وفد کے ساتھ آپؐ کے سلوک کے متعلق تاریخ اِسلام میں جو واقعہ آتا ہے اس کی تفصیل بیان فرمائی۔ فاضل مقرر نے حجۃ الوداع کا خطبہ۔ فتح مکہ کے موقعہ پر عفوِ عام نہایت دلچسپ پیرائے میں بیان فرمائے۔ آخر میں آپ نے اسلام میں مسئلہ اقتصادیات کے حل کے بارے میں ٹھوس اصول بیان کئے۔

## نظم

مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد عزیزم مظفر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ؎

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا
گوہرِ شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا

خوش الحانی سے سنائی۔

## قرآن و حدیث کی پیشگوئیاں

اس موضوع پر اُستاذی المحترم مولانا محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری نے ایک عالمانہ تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے اس زمانہ میں شر و فساد کے پھیل جانے اور اس کے بعد امام مہدی اور مسیح موعود کے ظہور کی پیشگوئیوں کا مدلل رنگ میں ذکر کیا۔ دوسرے نمبر پہ آپ نے موجودہ زمانے میں ظاہر ہونے والے ان تغیرات ارضی و سماوی کا مفصل ذکر کیا جن کے بارے میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں بطور پیشگوئی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے نہر سویز کے نکلنے اور موجودہ زمانہ میں اس نہر کے سیاسی حالات پر اثر انداز ہونے کی تفصیل بیان کی۔ رمضان شریف میں سورج اور چاند گرہن کا تفصیلاً ذکر کیا جو ۱۸۹۴ء میں دار قطنی کی حدیث کے مطابق لگا۔ تیسرے نمبر پہ فاضل مقرر نے ارضِ فلسطین میں یہود کے جمع ہونے اور آخر میں ان کی عبرتناک تباہی پر روشنی ڈالی۔ اسی ضمن میں آپ نے یاجوج ماجوج کے غلبہ اور ان کی طرف سے سائنسی ایجادات اور چاند ستاروں میں پہنچنے کی پیشگوئیاں بیان کیں اور آخر میں بتایا کہ دنیا کے سروں پر ایک بڑی تباہی منڈلا رہی ہے۔ جس کے بارے میں قرآن و احادیث میں بڑی وضاحت کے ساتھ ذکر آتا ہے اور اسی کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۱۹۶۷ء میں اہل یورپ کو اس سے متنبہ فرمایا تھا۔

اس کے بعد صاحب صدر نے آج کے جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا۔

## خطبہ جمعہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے حالاتِ حاضرہ کے پیشِ نظر مختلف تربیتی امور پر نہایت دلنشین پیرائے میں روشنی ڈالی۔ خطبۂ جمعہ سے قبل آپ نے چند نکاحوں کا بھی اعلان فرمایا۔

## نمازِ جنازہ اور اجتماعی دُعا

نمازِ جمعہ سے فارغ ہو کر تمام احباب جماعت بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ تاکہ اجتماعی دعا اور نمازِ جنازہ میں شرکت کرسکیں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہندوستان کے مختلف اطراف سے مندرجہ ذیل چار موصی مرحومین کے تابوت یہاں لے آئے گئے:-

(۱) حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحبؓ کی اہلیہ محترمہ حضرت سیٹھی ماں صاحبہ۔

(۲) محترم جناب غلام قادر صاحب مشرق آف سکندر آباد۔

(باقی دیکھیں صـ۸ پر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے

# عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں

## ہمیں دفتر دوم اور دفتر سوم کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے اور ان کے معیار کو بلند کرنا چاہیئے

### ہمارا بیحد پیار کرنے والا رب غلبۂ اسلام کے منصوبہ کو خود کامیاب کرے گا اس کامیابی کا سہرا ہمارے سر باندھنا چاہتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۳ اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۰ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے ان آیات کی تلاوت کی:-

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (الشوریٰ آیت ۳۷)

قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (الجمعہ آیت ۱۲)

اور پھر فرمایا:-

پچھلے جمعہ میں نے دوستوں کو بتایا تھا کہ میرے خون کی شکر معمول سے کافی بڑھ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے بغیر دوائی کے استعمال کے گزشتہ اتوار کو خون کا جو دوسرا امتحان ہوا اس میں خون کی شکر ۲۶۲ سے گر کر ۲۲۱ پر آگئی تھی۔ یہ بھی زیادہ ہے بہرحال

## دوست دعا کرتے رہیں

اس عرصہ میں پیچش کا مجھے تیسرا حملہ ہوا ہے۔ یہ مرض پیچھا نہیں چھوڑتی۔ دوائی کھاتا ہوں آرام آجاتا ہے دوائی چھوڑ دیتا ہوں تو پھر حملہ کر دیتی ہے۔ اسی طرح چل رہا ہے۔ پھر صبح سے گلے کی خراش اور نزلے کی تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ اور ساری زندگی کام کی زندگی بنائے۔ ان تین دنوں میں انصار اللہ کا اجتماع ہے۔ انصار اللہ کے دوست باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ یہ بھی کافی بڑا پروگرام ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نباہنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ میں

## تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

کرتا ہوں جو یکم نبوت (یکم نومبر) سے شروع ہوگا۔ یہ نیا سال تحریک جدید کے دفتر اول کا سینتیسواں سال ہے۔ اور دفتر دوم کا ستائیسواں سال ہے اور دفتر سوم کا چھٹا سال ہے

دو سال ہوئے میں نے جماعت کو یہ توجہ دلائی تھی کہ تحریک جدید کے کام کی طرف پہلے سے زیادہ متوجہ ہوں اور زیادہ قربانیاں کریں اور زیادہ ایثار دکھائیں اور نئی

## نئی نسل کو زیادہ بیدار کریں

اور انہیں قربانیوں کے لئے تیار کریں۔ دفتر سوم کی ذمہ داری تو انصار اللہ پر ڈالی گئی تھی۔ اس میں بھی ابھی کافی سستی ہے

اس دو سال میں وہ ٹارگٹ جو میں نے تحریک جدید کے سامنے رکھا تھا یا یوں کہنا چاہیئے کہ تحریک کے تعلق میں جماعت کے سامنے رکھا تھا وہ یہ تھا کہ پاکستان کے احمدیوں کی یہ مالی قربانی سات لاکھ نوے ہزار روپے ہونی چاہیئے۔ مگر جماعت اس ٹارگٹ تک نہیں پہنچ سکی۔ کچھ جائز وجوہات بھی ہیں پہلے فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے چندوں کا زائد بار تھا۔ اب بار تو نہیں کہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیار کے جو دروازے کھولے تھے ہم اپنی غفلتوں کی وجہ سے یا اپنی کمزوری کے نتیجہ میں اتنا فائدہ نہیں اٹھا سکے جتنا کہ ہمیں اٹھانا چاہیئے تھا۔ یا جتنا ہمارا پیارا رب ہم سے توقع رکھتا تھا کہ ہم اٹھائیں گے۔ باوجود

## فضلِ عمر فاؤنڈیشن

کی زائد قربانیوں کے جو جماعت دے رہی تھی پھر بھی پہلے کی نسبت تحریک نے ترقی کی ہے۔ پینتیسویں (۳۵) سال میں چھ لاکھ بتیس ہزار تک پہنچے اور چھتیسویں (۳۶) سال میں چھ لاکھ پینسٹھ ہزار تک پہنچے۔ اور سات لاکھ نوے ہزار تک جو ہم نے ٹارگٹ مقرر کیا تھا اس میں ابھی ایک لاکھ پچیس ہزار کی کمی ہے۔ کیونکہ اس عرصہ میں نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا بھی مطالبہ ہوا ہے۔ یہ مطالبہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہوا ہے۔ مغربی افریقہ کی ضرورت کے مطابق یہ مطالبہ ہوا ہے اس لئے میں نے سات لاکھ نوے ہزار کا جو ٹارگٹ رکھا تھا کہ یہاں تک جماعت کو پہنچنا چاہیئے اس میں کوئی زیادتی نہیں کرنا چاہتا لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اس سال انشاء اللہ وہاں تک پہنچ جائے گی۔

بعض جماعتوں نے اس طرف توجہ دی ہے بعض نے بڑی غفلت برتی ہے۔ اگر ہم جماعتوں کا سرسری جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کراچی کی جماعت اپنے ٹارگٹ کو پہنچ گئی ہے۔ جب میں نے یہ اعلان کیا تھا یعنی سات لاکھ نوے ہزار کا ٹارگٹ مقرر کیا تھا کہ دفتر تحریک نے ہر بڑی جماعت اور ضلع کا نسبتی طور پر ٹارگٹ مقرر کر دیا۔ یعنی جو ان کا ۳۵ ویں سال کا چندہ تھا اس کے تو بنی اور سات لاکھ نوے ہزار کی جو نسبت بنتی تھی اس نسبت سے تحریک نے کہا کہ ہر جماعت اور ضلع اتنا زیادہ دیا ہے تو جو ٹارگٹ ہے وہ پورا ہو جاتا ہے اس نسبت سے یعنی سات لاکھ نوے ہزار کے

## ٹارگٹ کے لحاظ سے

کراچی کو جتنا دینا چاہیئے تھا اتنا اس نے دے دیا ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمادے۔ اسی طرح اسلام آباد ہے۔ پھر ہزارہ ہے۔ پھر جہلم شہر ہے۔ اسی طرح بنوں شہر و ضلع ہے۔ پھر ساہیوال شہر ہے۔ پھر ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع ہے۔ پھر بہاولپور شہر و ضلع ہے اور اسی طرح ڈھاکہ شہر ان سب نے اپنے تحریک جدید کے چندے

## اس نسبت سے بڑھا دئے

کہ جس نسبت سے سات لاکھ نوے ہزار کی رقم پوری کرنے کے لئے ان پر ذمہ داری آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

لیکن بعض ایسی جماعتیں بھی ہیں جو کچھ سست ہیں اور بعض ایسی جماعتیں ہیں جن سے ہم توقع رکھتے تھے کہ وہ اس طرف زیادہ توجہ دیں گی مگر انہوں نے توجہ نہیں دی مثلاً ربوہ ہے۔ ربوہ اپنے اس ٹارگٹ کو نہیں پہنچا اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ ربوہ کو تو

## باہر کی جماعتوں کے لئے نمونہ

بننا چاہیئے مگر یہ نمونہ نہیں بنے۔ نہ صرف یہ کہ ربوہ کے دوست باہر کی جماعتوں کے لئے نمونہ نہیں بنے بلکہ انہوں نے کراچی اور دوسرے شہر و اضلاع کے نمونے سے بھی فائدہ نہیں اٹھایا ٹارگٹ کے لحاظ سے ربوہ کو نوے ہزار کی رقم دینی چاہیئے تھی جس میں سے صرف ستاون ہزار کے وعدے ہیں۔ اسی طرح لاہور شہر کا حال ہے۔ یہ امیر احمدیوں کا شہر ہے کہ قربانی کی کامل روح موجود نہیں یا اس روح کو بیدار نہیں کیا گیا۔ دوسری بات زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے روح تو ہے لیکن نظام جماعت لاہور نے اس روح کو کماحقہ بیدار نہیں کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کا بھی چورانوے (۹۴) ہزار ٹارگٹ بنتا تھا لیکن صرف بہتر (۷۲) ہزار کے وعدے ہیں۔ پھر سیالکوٹ شہر ہے انہیں پندرہ ہزار کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ ان کے دس ہزار کے وعدے ہیں (روپے میں نے سینکڑے چھوڑ دیئے ہیں ہزاروں میں بات کر رہا ہوں) اسی طرح راولپنڈی کا شہر ہے جس کے پہلو میں اسلام آباد شہر ہے جس نے اپنا ٹارگٹ پورا کر دیا ہے۔ لیکن راولپنڈی شہر کا چون ہزار روپے ٹارگٹ بنتا تھا۔ اور انہوں نے وعدے صرف تیس ہزار کے کئے ہیں۔ یعنی قریباً ۵۵ فیصد ہیں۔ یہ بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ پھر ملتان شہر ہے۔ اس کا ٹارگٹ ستر ہزار تھا اور انہوں نے وعدے کئے ہیں گیارہ ہزار کے

## دفتر نے یہ رپورٹ دی ہے

کہ جو شہر یعنی ضلع کا صدر مقام پیچھے ہے وہاں کی ضلعی جماعتیں بھی پیچھے ہیں۔ یہ تو ایک طبعی بات ہے جب کسی جماعت نے توجہ نہیں کی [illegible] نظام جماعت نے اپنی ذمہ داری کو نہیں نباہا تو اگر

ستمبر پیچھے ہے اور ضلع لیتا پیچھے ہوگا۔ بلکہ غالباً کچھ زیادہ پیچھے ہوگا۔ بہرحال ہمارے سامنے یہ بڑی افسوسناک تصویر آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے اور ہمیں اپنی ذمہ داری نباہنے کی توفیق عطا کرے۔

میں نے آپ کو کچھ معیار بھی بتائے تھے یعنی دفتر اول اس حساب سے اوسطاً رقم دے رہا ہے۔ دفتر دوم کی اوسط کیا ہے اور دفتر سوم کی اوسط کیا ہے۔ اور چونکہ دفتر اول کی اوسط بہت اچھی تھی اور اب بھی ہے اس لئے میں نے اس میں زیادتی نہیں کی تھی۔ دفتر اول میں جو متعہد لینے والے ہیں ان کی اوسط فی کس ۴۶/- روپے ہے اور یہ اوسط بڑی اچھی ہے۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ دفتر اول میں بہت سے احباب کافی بڑی عمر کے ہیں اور میرا یہ خیال ہے (اگرچہ اس حصہ کی میرے پاس رپورٹ تو نہیں لیکن ان کی میرے پاس جو روزانہ رپورٹیں آتی ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ) دفتر اول کی مجموعی رقم کم ہو گئی ہے اور ہونی چاہیئے تھی کیونکہ بڑی عمر کے لوگ اس میں شامل ہیں۔ وفات بھی انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ بعض دفعہ تو روزانہ یا دوسرے دن یہاں جنازہ آجاتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ۔

## یہ زندگی تو فانی ہے

ہمیشہ کے لئے تو دنیا میں کسی نے نہیں رہنا ہم یہاں آئے ہیں پھر گزر جائیں گے۔

تاہم دفتر اول والوں نے اپنی ۴۶/- کی اوسط برقرار رکھی ہے۔ اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے ۴۶ کے مقابلہ میں دفتر دوم کی اوسط فی کس غالباً ۲۰ یا ۲۱ تھی۔ لیکن میں نے کہا کہ اسے ۳۰ تک لے جاؤ۔ یہ اوسط بڑھی تو ہے لیکن ۳۰ تک ابھی نہیں پہنچی صرف ۲۴ تک پہنچی ہے دفتر دوم وہ دفتر ہے۔ جس نے دفتر اول کی جگہ لینی ہے اور عملاً خاموشی کے ساتھ لے رہا ہے دفتر اول میں حصہ لینے والوں کی تعداد دن بدن کم ہوتی جارہی ہے۔ کیونکہ نئے تو اس میں شامل نہیں ہو رہے۔ دفتر دوم کی تعداد زیادہ ہے اور انہوں نے ان کی جگہ لینی ہے اور پھر دفتر سوم نے دفتر دوم کی جگہ لینی ہے۔ اور پھر دفتر چہارم آجائے گا اپنے وقت پر۔ مگر میں نے دفتر سوم کی جگہ لینی ہے۔ دفتر اول کی اوسط فی کس اور دفتر دوم کی اوسط فی کس میں بڑا فرق ہے۔ ایک طرف ۴۶ روپے فی کس اور دوسری طرف ۲۴ روپے فی کس جس کا مطلب یہ ہے کہ ۲۲ روپے فی کس کا فرق ہے۔ اور

## یہ فرق ہمیں فکر میں ڈالتا ہے

ہم سمجھا کہ نتیجہ تو یہ نکلتا ہے کہ دفتر دوم میں قربانی کی وہ روح نہیں جو دفتر اول میں پائی جاتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ دفتر دوم والوں کی آمد شروع میں تھوڑی ہوتی ہے۔ مگر انسان ترقی کرتا ہے مگر جو دوست گورنمنٹ کے ملازم ہیں ان کی ہر سال ترقی ہوتی ہے جتنی بڑی عمر کے ہوں گے وہ زیادہ تنخواہ لے رہے ہوں گے۔ پھر انسان تجربہ میں بھی ترقی کرتا ہے۔ ایک شخص نوکر نہیں لیکن تجارت کر رہا ہے۔ شروع میں اسے تجربہ نہیں یا شروع میں اس کے پاس سرمایہ نہیں تھا پھر آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ جن لوگوں کے

## مالوں میں برکت

ڈالتا ہے وہ اپنے تجربے میں بھی ترقی کرتے ہیں اور ان کے سرمائے میں بھی ترقی ہوتی ہے۔ ان کی آمد بھی زیادہ ہونے لگ جاتی ہے۔ یہ اپنی جگہ صحیح ہے لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ ۴۶ اور ۲۴ کی نسبت ہمارے دل میں بڑا فکر پیدا کرتی ہے اس لئے ہمیں دفتر دوم کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے اور ان کے معیار کو بلند کرنا چاہیئے۔

دفتر سوم میں بہت سے طالب علم بھی ہیں۔ دفتر دوم میں بھی کچھ ہوں گے لیکن دفتر سوم کی نسبت کم ہیں۔ دفتر سوم کا معیار ۱۳ فی کس تھا پھر میں نے کہا اسے بڑھا کر ۲۰ تک لے جاؤ۔ یہ بڑھا تو ہے یعنی ۱۳ سے ۱۵ تک آگئے ہیں لیکن ابھی ۲۰ تک نہیں پہنچے۔

## دفتر سوم کی دو ذمہ داریاں

انصار اللہ پر عاید ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ دفتر سوم میں زیادہ کم عمر بچے ہیں یا وہ ہیں جن کی احمدیت میں عمر کم ہے۔ یہ ہر دو تربیت کے محتاج ہیں۔ اور ان ہر دو کی تربیت کا کام خدام الاحمدیہ کا نہیں بلکہ انصار اللہ کا کام ہے مجموعی حیثیت میں وہ زیادہ تربیت یافتہ ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ انصار اللہ میں بعض نئے احمدیت میں داخل ہونے والے بھی شامل ہو جاتے ہیں انہیں ہم خدام الاحمدیہ یا اطفال میں تو نہیں بھیجتے۔ مثلاً جو ۴۵ یا ۵۰ سال کی عمر میں آج احمدی ہوا ہے اور ہر مہینے بیسیوں اور سینکڑوں لوگ ایسے ہوتے ہیں ایسے لوگ بہرحال اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ میں جائیں گے اور ان کی تربیت کمزور ہوگی لیکن زیادہ رو اس وقت نوجوانوں میں ہے اور میں بڑا خوش ہوں۔ ہماری اگلی نسل میں بڑوں کی نسبت دین کی طرف بھی اور اسلام کے حقیقی نور کی طرف بھی اور احمدیت کی طرف بھی زیادہ توجہ ہے۔ اور بعض جگہ تو اس وجہ سے فکر پیدا ہوتی ہے۔ دو تین جگہ سے یہ رپورٹ آئی ہے کہ انہوں نے (غیر احمدی علماء نے) ایک فتوے دے دیا تھا کہ احمدی کافر ہیں۔ اس کے مقابلہ میں اس وقت تک دو چیزیں آگئی ہیں۔

میں ضمناً یہ بھی بتا دوں کہ دنیا جو مرضی کہتی رہے۔ اگر

## ہمارا رب ہمیں کافر نہیں کہتا

تو ہمیں کوئی فکر نہیں لیکن چونکہ بہت سے احمدیت سے باہر ہیں وہ غلط راستے پر چل سکتے ہیں غلط نتائج لے سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں بعض دفعہ کفر کے فتووں کا جواب دینا پڑتا ہے۔ کہ ہائیکورٹ نے بھی یہ فیصلہ کیا اور قوم کے محبوب سیاسی رہنما قائد اعظم نے بھی یہ کہا وغیرہ وغیرہ۔ یہ جو نئے نئے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں یا جو احمدی نہیں ہیں ان کے لئے ہمیں یہ چیزیں چھپوانی پڑتی ہیں ورنہ ہمیں کیا ضرورت ہے؟ جس کے کان میں اللہ تعالیٰ یہ کہہ رہا ہو کہ میں تجھے مسلمان سمجھتا ہوں اسے کسی اور کے فتوے کی ضرورت تو باقی نہیں رہتی اللہ تعالیٰ کا فرمان کافی ہے۔ اور الحمد للہ وہ ہمیں یہی کہہ رہا ہے

## میں تمہیں مسلمان سمجھتا ہوں

لیکن ہم دوسروں کے لئے چھپواتے ہیں۔ جماعت احمدیہ لاہور کے ایک دوست نے کچھ پوسٹر بھی شائع کئے تو دو تین جگہ سے یہ رپورٹ آئی کہ جب یہ پوسٹر لگائے جا رہے تھے تو چونکہ ہمارے خلاف تعصب بھی ہے (اور یہ تعصب جہالت کے نتیجہ میں ہے یا عدم علم کے نتیجہ میں ہے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم انہیں صحیح واقفیت بہم پہنچائیں۔ اس لئے ایسے موقع پر ہمیں ان کے اوپر رحم ہی آتا ہے اپنے اوپر غصہ آتا ہے کہ ہم نے صداقت صحیح رنگ میں ان تک کیوں نہیں پہنچائی) بہرحال تعصب ہے چنانچہ کئی لوگ کھڑے ہو گئے کہ ہم یہ پوسٹر نہیں لگانے دیں گے۔ اس پر کئی غیر احمدی دوست ان کے مقابلہ پر کھڑے ہوگئے کہ ہم دیکھیں گے کہ تم کس طرح پھاڑتے ہو لیکن ایسی لڑائی میں ہم تو شامل نہیں ہوں گے لیکن ملوث سمجھے جائیں گے۔ حالانکہ وہاں کوئی احمدی نہیں لڑے گا کیونکہ لڑنے کا تو نہ ہمیں حکم ہے اور نہ ہمیں ایسی تربیت دی گئی ہے لیکن جن کی توجہ

## غلبۂ اسلام کی اس مہم

کی طرف ہوتی ہے ان کو جوش آجاتا ہے اور ہمیں وہاں خاموش ہی رہنا پڑتا ہے۔

۱۹۵۳ء میں جب کالج پر کسی طرف سے انہوں نے یورش کی تو ایک ایسا گروہ آیا جس نے پتھراؤ کیا۔ تعلیم الاسلام کالج اس وقت لاہور میں ڈی اے وی کالج کی بلڈنگ میں تھا۔ چنانچہ جب کالج پر پتھراؤ کیا گیا تو ان کے مقابلے میں ہمارے طالبعلموں نے بھی پتھراؤ کیا۔ مجھے جب پتہ لگا تو میں بڑا پریشان ہوا کہ انہوں نے احمدیت کی تربیت کے خلاف ایسا کیسے کردیا۔ دراصل ہمارے کالج کے ہوسٹل میں ۶۰ فیصد طالب علم ایسے تھے جو احمدی نہیں تھے جب میں نے تحقیق کی تو مجھے پتہ لگا کہ جن لڑکوں نے پتھراؤ کیا ہے ان میں ایک بھی احمدی نہیں تھا لیکن چونکہ وہ ہمارے درمیان رہتے تھے ہمارے طالبعلموں کو دیکھتے تھے۔ ہمارے ساتھ ان کا تعلق تھا۔ انہیں یہ پتہ تھا کہ

## یہ مظلوم جماعت ہے

اس لئے ان کو غصہ آگیا اور جوابی پتھراؤ کیا۔ مگر اس میں احمدی طلباء ملوث نہیں تھے۔ انکوائری کمیشن میں آئی جی انور علی صاحب نے اس بات کو پیش کرایا کہ دیکھیں جی یہ دونوں طرف سے ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ طیش آجاتا ہے۔ تعلیم الاسلام کالج پر جب حملہ ہوا تو اندر سے بھی پتھراؤ ہو گیا میرے ساتھی میرے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ آپ کو پتہ ہے کہ اس پتھراؤ میں احمدی طلباء شامل نہیں تھے۔ اس لئے ہماری طرف سے یہ موقف لینا چاہیئے کہ یہ غیر احمدی طلباء کا کام ہے۔ میں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا جنہوں نے پیار کے ساتھ ہمارا ساتھ دیا ہے ہم ان کے خلاف انکوائری کمیشن میں کچھ نہیں کہیں گے۔ ہمیں وہ بدنام کرتے ہیں تو کرتے رہیں۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ طالب علم جو احمدی نہیں تھے ان کو اپنے کالج کے لئے جوش اور غیرت آئی اور انہوں نے ہماری خاطر ایک قدم اٹھایا ہے۔ بیشک وہ ہمارے نزدیک غلط قدم تھا لیکن ان کے نزدیک تو درست تھا۔ اگر ان کا کام غلط ہے تو باہر سے بھی پتھراؤ اندر نہیں آنا چاہیئے تھا اور اندر سے بھی باہر پتھر نہیں جانا چاہیئے تھا لیکن جنہوں نے ہماری خاطر یہ قدم اٹھایا ہے ہم ان کے خلاف یہ قدم نہیں اٹھائیں گے۔ وہ احمدی نہیں تھے غیر احمدی تھے وہ تو ہمارے ہیں چاہے احمدی ہیں یا نہیں، ہماری خاطر انہیں غیرت آئی۔ ہماری خاطر انہیں جوش آیا۔ پس ہمیں فکر یہ رہتا ہے کہ کام کوئی کرے گا اور نام ہمارا بدنام ہوگا۔

## ہمارا موقف پیار کا موقف ہے

ہم ان کو بدنام نہیں کریں گے جو ہماری خاطر غلطی کر رہے ہوں گے اپنے سر لے لیں گے

غرض یہ نوجوان طبقہ اس وقت احمدیت کی طرف زیادہ توجہ کر رہا ہے اور ہم پر بھی بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ پڑھے لکھے طالب علم ہیں لیکن اکثر متعلم ہیں۔ ان سے بھی کوئی پیار نہیں کرتا۔ ایک دفعہ بہت سے غیر احمدی طالب علم مجھ سے ملنے آئے ان میں کوئی ایک لیڈر ٹائپ کے تھے جب میں اٹھا تو ایک لیڈر طالب علم کے منہ سے ایک ایسا فقرہ نکلا جسے سن کر مجھے خوشی بھی ہوئی۔ لیکن مجھے دکھ بھی بہت ہوا۔ جب ہم ڈیڑھ دو گھنٹے کی ملاقات کے بعد فارغ ہوئے۔ اس کے بعد مصافحہ کرنا تھا۔ وہ میرے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ پہلے اسی سے میں نے مصافحہ کرنا تھا۔ وہ آہستہ سے مجھے کہنے لگا کہ آج پہلی دفعہ کسی شریف آدمی نے ہم سے شرافت سے باتیں کی ہیں۔ مجھے یہ سن کر خوشی تو ہوئی کہ اس طرح

## جماعت کا اس پر اثر ہوا

لیکن مجھے انتہائی دکھ ہوا کہ وہ نسل جس کے اوپر

قوم کی ساری ذمہ داری پڑنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہم نہیں عقل دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فراست دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جذبہ دیا ہے۔

## آگے نکلنے والی نسل

ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ان سے کبھی کسی نے شرافت سے بات کی ہے یا نہیں۔ میں یہ ضرور کہوں گا کہ ان کے دل میں یہ احساس ہے کہ ہم سے کسی نے کبھی شرافت سے بات نہیں کی۔ اور اصل تو احساس ہوتا ہے۔ پس جہاں مجھے تھوڑی سی بہت خوشی ہوئی وہاں مجھے بڑی تکلیف بھی ہوئی پس یہ پیارے بچے اب آ رہے ہیں اور آئیں گے۔ ان کی تربیت انصار اللہ کا کام ہے۔ یہ کام میں نے خدام الاحمدیہ کے سپرد نہیں کیا۔ اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔

دفتر سوم کے چندے کی فی کس اوسط ۱۳ سے ۱۵ تک پہنچ گئی ہے۔ یہ خوشکن ہے لیکن ۲۰ تک ان کو پہنچنا چاہیئے۔ اور اس سال پہنچنا چاہیئے۔ انشاء اللہ ہر جگہ جائزہ لیں اور اپنی تھوڑی سی سستیاں ترک کر دیں تو زیادہ اچھے حالات بڑی تیزی سے بدل رہے ہیں۔

مثلاً افریقہ ہے۔ یہ بات بھی ضمناً ہے۔ خوشخبری ہے اس لئے آپ کو سنا دیتا ہوں جو

## ہماری "آگے بڑھو" کی سکیم

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اس کے ماتحت ہمارے پہلے ڈاکٹر نے غانا میں جا کر کام شروع کر دیا ہے۔ الحمد للہ

اور زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ جس جگہ انہوں نے کام شروع کیا ہے وہاں ان کو رہائش کے لئے مکان اور کلینک کے لئے اتنا بڑا مکان جسے حکومت نے بھی مان لیا ہے کہ یہ ٹھیک ہے وہ ایک ایسے پیراماؤنٹ چیف نے عطا کیا ہے (ہم اس کے بڑے ممنون ہیں) جو ابھی احمدی نہیں ہے اس قسم کے حالات ہیں وہ تو میں ہم سے تعاون کر رہی ہیں۔ کئی اور قومیں ہیں جو ہم سے حسد کر رہی ہیں ہمیں حسد کی کوئی پرواہ نہیں ہے جو قومیں ہم سے تعاون کر رہی ہیں وہ اس بات کی اہل ہیں ان کا یہ حق ہے کہ ہم ان کی خدمت کے لئے وہ سب کچھ کریں جو ہمارے بس میں ہے۔ اس طرح وہاں

## بہت سارے وعدے کئے گئے ہیں

عمل بھی شروع ہو گیا ہے۔ پیراماؤنٹ چیف نے بہت بڑا ہال کلینک کھولنے کے لئے دے دیا ہے۔ دراصل غانا کی حکومت کچھ نخرے دکھا رہی ہے کہ پہلے ان سے کلینک کے لئے مکان کی (Recommendation) اپروول لو۔ اور یہ کرو اور وہ کرو۔ مگر یہ ہال اتنا بڑا تھا کہ حکومت غانا کو کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوا۔ اور ڈاکٹر بھی

جا رہے ہیں۔

غرض یہ بات ضمناً بھی ہے اور اس کا تعلق بھی ہے۔ یہ جو اگلی نسل ہمارے اندر شامل ہو رہی ہے اور بڑی تعداد میں شامل ہو رہی ہے اس کی تربیت کی رفتار پہلے کی نسبت زیادہ ہونی چاہیئے تاکہ یہ اپنی ذمہ داریاں نباہنے کے زیادہ قابل ہو جائیں۔ کیونکہ جب کام بڑھ گیا تو بہرحال ہمیں ادھر ادھر سے اور زیادہ آدمی لینے پڑیں گے۔ اور اس وقت کام بڑھنے کا یہ حال ہے کہ نائیجیریا نے ہمیں (مجھے صحیح یاد نہیں) اٹھ یا دس آدمیوں کا کوٹا دے رکھا تھا۔ اس سے زیادہ وہاں ہمارے آدمی نہیں جا سکتے کیونکہ حکومت نے تعداد مقرر کی ہوئی ہے۔ اب جب میں وہاں گیا۔ ان سے باتیں کیں تو وہاں کی جماعت کو بھی جوش آیا۔ اور ان کا ایک وفد وہاں کے وزیر سے ملا۔ اور مطالبہ کیا کہ جس طرح حکومت نے کیتھولکس کو ۱۵۰ ڈاکٹروں اور پادریوں کی اجازت دے رکھی ہے، اسی طرح ہمیں بھی اجازت دو۔ چنانچہ انہیں بھی ۱۵۰ کی اجازت ملنے کی امید ہے۔ دوست دعا کریں ۱۵۰ آدمیوں کی اجازت مل جائے۔ اس وقت وہاں دس آدمی ہیں ۱۴۰ آدمی جن کی اجازت ملے گی وہ وہاں موجود نہیں۔ اور اگر آپ نے وہاں آدمی نہ بھیجے تو بڑی سبکی ہوگی۔ وہ کہیں گے کہ تم بڑے طمطراق کے ساتھ آگئے تھے کہ ہمیں دس کی بجائے ۱۵۰ کی اجازت دو اور تم آدمی کوئی نہیں بھیج رہے اور اگر ہم آدمی بھیج دیں تو بڑی ذمہ داری ہے، مالی لحاظ سے بھی اور کئی دوسرے لحاظ سے بھی۔ مثلاً رضاکار بھی آنے چاہئیں۔ پیسہ بھی وہاں خرچ ہوگا۔ پس آپ دعائیں کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پیسہ بھی دیگا اور رضاکار بھی دے گا۔ لیکن

## اپنے تعلق کو اپنے رب سے قطع نہ کریں

کیونکہ جب تک یہ تعلق قائم ہے ہمیں فکر نہیں ہم میں بعض کمزوریاں جو ہیں وہ ان کو نیز کر دیں گے

اس وقت تو ضرورت کچھ اس قسم کی ہے کہ جس طرح روم اور ایران کے فتنے کو، اور جو ان کے منصوبے تھے اسلام کو مٹانے کے ان میں ان کو ناکام کرنے کے لئے بیشمار جرنیلوں کی ضرورت پڑی تھی۔ (بیشمار تو ہمارا محاورہ ہے) ہمیں وہ کہیں نظر ہی نہیں آ رہے تھے۔ ضرورت سے پہلے نمایاں طور پر ان کا نام ہی نہیں لکھا گیا لیکن ضرورت پڑنے پر وہ اس طرح ابھرے ہیں کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ رومیوں اور ایرانیوں کو سینکڑوں سال سے فنون جنگ کی مہارت حاصل تھی۔ اور پھر یہ قومیں بزدل بھی نہیں تھیں کہ مسلمان آئے اور ان کو شکست دے دی۔ یہ بڑے بہادر تھے۔ اتنے بہادر تھے کہ ایرانیوں میں یہ دستور تھا کہ فی سپاہی زنجیروں سے اپنے

آپ کو جکڑ لیتے تھے اور یہ زنجیریں غالباً چار قسم کی ہوتی تھیں۔ تین آدمیوں کو آپس میں باندھنے کی۔ پانچ آدمیوں کو آپس میں باندھنے کی۔ سات آدمیوں کو آپس میں باندھنے کی۔ اور دس آدمیوں کو آپس میں باندھنے کی۔ اب دس آدمی کھڑے ہوتے ہیں تلواریں اور نیزے لیکر اور ان کے پاؤں ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں بندھے ہوتے ہیں۔ اگر وہاں ان میں سے ایک مر جائے تو وہ بوجھ ہے باقی دو پر یا نو پر اور

## وہ ایک نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں

زنجیروں میں بندھ کر مسلمانوں کے خلاف کھڑے ہو جاتے تھے اور بڑے مالدار بھی تھے اور پوری طرح مسلح ہوتے تھے۔ اس زمانہ میں ہندی فولاد بڑا مشہور تھا اس کی انہوں نے زرہیں پہنی ہوتی تھیں۔ خود پہنی ہوتی تھی۔ ان کی تلواریں اچھی زرہ اور خود اچھے۔ نیزے اچھے جرنیل اچھے کئی سالوں کی ان کی ٹریننگ ہوتی تھی۔ ان کی خود کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ ان کا ایک جرنیل نکلا۔ ان کا یہ دستور تھا کہ انفرادی جنگ کے لئے وہ اپنے مد مقابل سے دست بدست جنگ کے لئے آدمی بلاتے تھے۔ چنانچہ ان کا ایک جرنیل نکلا اور اس نے حضرت خالدؓ بن ولید کو للکارا کہ میرے مقابلہ پر آؤ۔ جب یہ گئے تو انہوں نے اپنی تلوار پورے زور کے ساتھ اس کے سر پر ماری مگر ان کے ہاتھ میں صرف دستہ رہ گیا۔ اور تلوار ٹوٹ کر دور جا پڑی۔ مگر اس جرنیل کو کچھ نہ ہوا۔ خیر اللہ تعالیٰ نے حضرت خالدؓ کو بچا لیا۔ میں اس وقت تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ میں یہ بتا رہا ہوں کہ وہ ہر لحاظ سے مسلح اور تربیت یافتہ ہوتے تھے۔ اسلام سے پہلے عرب کی لڑائیاں قبیلے قبیلے کی لڑائیاں ہوتی تھیں۔ نہ ان کو اس قسم کے فنون جنگ آتے تھے جس قسم کے رومیوں اور ایرانیوں کے تھے گو ان کے طریقوں میں آپس میں کچھ اختلاف بھی تھا۔ مگر مسلمانوں کو یہ طریقے نہیں آتے تھے لیکن ایک صبح کو جب ضرورت پڑی تو

## اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بہترین فوجی دماغ عطا کر دئے

اس کے خزانے تو خالی نہیں وہ تو بھرے ہوئے ہیں پس آپ یہ دعا کریں کہ جس صبح کو ہمیں ضرورت پڑے تو ہمیں نہایت ذہین اور صاحب فراست اور تحمل والے اور غیر ملکی کے ساتھ پیار کرنے والے اور ان کی خاطر قربانیاں دینے والے اور ان کی خدمت کرنے والے اور ان کو اپنے سینے سے لگانے والے روحانی جرنیل مل جائیں۔ وہاں جا کر یہ بھی جرنیل ہیں گو تلوار کے بغیر۔ جس کے ہاتھ میں قرآن ہے وہ زیادہ اچھا جرنیل ہے۔ تیر، تلوار۔ [illegible] ہاتھ میں بھی قرآن کریم تھا [illegible]

تلوار نکالنے پر مجبور ہونے وہ بھی صرف قرآن کریم کو لے کر باہر نکلتے تھے

غرض جتنے بھی جرنیلوں کی ہمیں ضرورت پڑے وہ ہمیں ملتے چلے جائیں۔ آخر پہلے زمانہ میں مسلمانوں نے جرنیل بنانے کے لئے سٹاف کالج تو نہیں کھولے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جو علیم حقیقی ہے اس نے ضرورت پڑنے پر اپنے پیار کا جلوہ دکھایا بڑا ہی حسین جلوہ۔ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ تاریخ میں ان لوگوں کے نام کسی شمار میں نہ تھے۔ آدمی حیران ہوتا ہے کہ یہ کہاں سے آگئے۔ پتہ لگا یہ مدینہ سے آگیا ہے۔ اور مدینہ کی گلیوں میں وہ بیچارہ اس طرح پھر رہا ہوگا جس طرح ہمارا نائیجیریا کا مبلغ اچان ربوہ کی گلیوں میں پھر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر تو کچھ ہو نہیں سکتا اور اس کی مدد کو جذب کرنے کے لئے ایک تو ہمیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت چاہیئے۔ اور دوسرے عاجزانہ دعائیں چاہئیں۔ آپ کی محبت میں اللہ تعالیٰ کی محبت آ جاتی ہے آپ نے اپنے پیدا کرنے والے رب سے جو محبت کی ہے وہ کسی اور فرد بشر نے نہیں کی۔

دفتر سوم کو جس میں

## روز بروز ترقی کرتی چلی جائے گی

کیونکہ نوجوانوں کو اس طرف بڑی توجہ پیدا ہو رہی ہے وہ آئیں گے تو دفتر سوم میں داخل ہو جائیں گے دفتر سوم میں جب داخل ہوں گے بغیر تربیت یافتہ ہوں گے۔ آج احمدی ہوئے کل کو انہیں نے تحریک جدید کا چندہ لکھوا دیا۔ اس پر ذمہ داری بڑی جو ہر احمدی نوجوان پر پڑتی ہے۔ اس کو جانفشانی کرنا پڑے گا اس کو گالیاں سن کر بجائے چپیڑ لگانے کے دعا دینی پڑے گی۔ اسے بڑے زبردست ضبط اور نفس پر قابو پانے کی ضرورت ہے۔ دوسروں کو تو بڑا آرام ہے غصہ آیا چپیڑ لگا دی۔ ایک چپیڑ مجھا لی ایک چپیڑ لگا دی۔ یہ ایک احمدی کی نہ تو یہ تربیت ہے اور نہ اسے یہ زیب دیتا ہے وہ تو یہ تربیت دی جاتی ہے کہ چپیڑ کھاؤ اور دعا دو اور دل جیتو۔ ہم نے لوگوں کے سر پھاڑ کر ترقی نہیں کرنی۔ بلکہ اسلام کی [illegible] دل جیت کر سر ہوگی۔ جس طرح حضور نے پہلے سے ہی کہ دیا تھا کہ تمہارے دل جیتو گے اور

## اسلام کو پھیلائیں گے

اسی طرح میں یہاں بھی کہتا ہوں کہ [illegible] دشمنی اور لڑائی نہیں، ہم دل جیتیں گے اور محمد [illegible] یعنی حقیقی اسلام کو پھیلائیں گے۔ اس لئے [illegible] تم چپیڑ کھا [illegible] چپیڑ کا جواب [illegible]
[illegible]
نفس [illegible]
[illegible]
[illegible]

مطیع نہ ہو تو وہ ان دیسوں کو کھینچ کر بے جائے ۔ لگام آپ ابھی مرضی کھینچتے رہیں ۔ وہ کوئی پروا نہیں کرتا اسی طرح نفس امارہ اور اس کی جو باگیں بڑی زوردار ہیں لیکن

## اللہ تعالیٰ کی محبت اور عاجزانہ دعاؤں کی لگام

اس کے منہ میں پڑنی چاہیئے ۔ اور اس کو ایک ہلکا سا اشارہ کافی ہوتا ہے ۔ گھوڑے کو جو سکھایا جاتا ہے صرف اشارہ سکھایا جاتا ہے ۔ اسے یہ نہیں بتایا جاتا کہ میں تم سے زیادہ طاقتور ہوں ۔ یہ بتایا جاتا ہے کہ میں تم سے زیادہ ہوشیار ہوں تمہیں میرے اشارے پر چلنا پڑے گا ۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ گھوڑے کو ہم نے تمہارے لیے مسخر کیا ہے اور یہی گھوڑے کو سکھایا جاتا ہے ۔ ویسے لگام کا اشارہ ہوتا ہے لیکن اگر گھوڑا اچھا ہو تو سوار اگر بغیر لگام کے اشارے سے ٹھہرانا چاہے تو وہ کھڑا ہو جاتا ہے پس نفس کو بھی اسی طرح مطیع ہونا چاہیئے ۔ یہ نہیں کہ جو مرضی کرے ۔ آپ کا شعور یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اچھے کھانے نہ کھاؤ اس لیے کہ اس وقت مجھے تمہارے پیسوں کی ضرورت ہے تم اپنے جسموں کو کھانے سے اس لیے محروم کرو کہ کسی اور روح کو تمہارے پیسے کی ضرورت ہے ۔ تو بہرحال یہ روح جسم پر مقدم ہے ۔ پس اپنے جسم کی آسائش اور اچھے کھانے کی لذت کی قربانی دو تاکہ کوئی اور روح جہنم سے بچائی جاسکے ۔ اور

## یہ تربیت نفس کو آپ نے دینی ہے

وہ جو باہر سے آئیں گے وہ تو اور بھی فکر مند کر دیں گے کہ پہلوں کی جو تربیت ہے اس میں رخنہ نہ پڑ جائے ۔ ان کو آتے ہی سنبھالنا چاہیئے اور پیار کے ساتھ اور محبت کے ساتھ صحیح راستے پر ان کو لگا دینا چاہیئے ۔ یہ ذمہ داری انشاء اللہ آپ پر ہے باقی آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو خرچ کرتے ہیں وہ اس لیے نہیں کرتے کہ ہم نے ایک منصوبہ بنایا اور اس منصوبے کو ہم کامیاب کرنا چاہتے ہیں بلکہ میں بھی اور آپ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی اپنی استعداد اور اخلاص کے مطابق جو مالی قربانی پیش کرتے ہیں وہ اس لیے پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک منصوبہ بنایا اور ہمیں یہ فرمایا کہ اس کو کامیاب کرنے کیلئے قربانیاں دو ۔ غرضیکہ یہ منصوبہ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے اور ہم سے اس کا یہ وعدہ ہے کہ تم اپنی مقدور کے مطابق قربانیاں دیتے چلے جاؤ منصوبہ میں نے کامیاب کرانا ہے ۔ تمہارے سر پر سہرا باندھ دوں گا خدا تعالیٰ کو تو سہرے کی ضرورت نہیں ۔ سہرے کا احتیاج تو انسان کو ہے ۔ بندے کو ہی ضرورت ہے اس سہرے کی جو اللہ تعالیٰ باندھے ۔

پس ہمارا رب بڑا پیار کرنے والا ہے ۔ علیہ السلام کا خود ایک منصوبہ بنایا اور یہ فرما دیا جو سرخرو کرے ۔ ساری اقوام عالم حلقہ بگوش اسلام ہو کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہم

# جلسہ سالانہ قادیان کے چند اہم کوائف

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ امسال بھی بتاریخ ۱۸ ۔ ۱۹ ۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۵ء کو قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۸۴واں جلسہ سالانہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق نہایت کامیابی و کامرانی سے انعقاد پذیر ہوا ۔ اگرچہ اس سال پاکستان سے تو کوئی قافلہ نہ آسکا لیکن خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ جلسہ میں احباب ہندوستان کی کثیر حاضری کے سبب رونق کے اعتبار سے کسی طرح کی کوئی کمی محسوس نہ ہوئی ۔ کشمیر کے احباب اول نمبر پر اور اس کے بعد اڑیسہ کے احباب زیادہ تعداد میں شریک ہوئے اور جلسہ کی تمام اغراض و مقاصد کو پورے خلوص اور محبت کے ساتھ حاصل کرنے میں ہمہ وقت مصروف رہے ۔

---

حسب سابق امسال بھی احباب جماعت و خواتین جلسہ کے تقریری پروگرام میں خاص دلچسپی سے حصہ لیتے رہے ۔ اور ہر دو مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ میں تسلی بخش طور پر حاضری رہی ۔ خدا کے فضل سے جہاں مقامی غیر مسلم حضرات جلسہ میں تشریف لاکر علماء سلسلہ کی تقاریر سنتے رہے وہاں مضافات کے دوست بھی معقول تعداد میں روزانہ ہی قصداً تشریف لاتے رہے اور بڑے انہماک اور توجہ کے ساتھ تقاریر کی سماعت فرماتے رہے ۔ ان غیر مسلم شرفاء

---

جو ہم سرشار اور مسرت ہو کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قدموں میں جمع ہو جائیں گی اور ہمارا رب فرماتا ہے ہمارا یہ کر کے چھوڑوں گا ۔ اور ہمیں فرمایا کہ تمہارے سر پر میں سہرا باندھنا چاہتا ہوں اس واسطے میرے کہنے کے مطابق تم قربانیاں دو غلبۂ اسلام کا جو نتیجہ نکلے گا وہ تمہاری قربانیوں کے مقابلے میں بہت عظیم ہوگا ۔ اس کی آپس میں کوئی نسبت ہی نہیں ہوگی ۔ لیکن چونکہ میں تم سے پیار کا ایک مظاہرہ کرنا چاہتا ہوں ۔ اپنی محبت کا تمہیں ایک جلوہ دکھانا چاہتا ہوں ۔ اس لئے کامیابی تو میری قدرت کا ملہ سے ہوگی لیکن میں اپنے ہاتھ سے تمہارے سروں پر سہرا باندھ دوں گا ۔

پس دوست دعا کریں

### اعمالِ صالحہ کا عاجزانہ مجاہدہ

کہ واقعہ میں اللہ تعالیٰ کی توفیق ہمارے دلوں کو اور ہماری روح کو اس طرح پاک اور مطہر کر دے کہ وہ اپنے پیارے ہاتھوں سے غلبۂ اسلام کا یہ سہرا ہمارے ہی سروں پر باندھے

( آمین )

---

میں اونچے درجے کے تعلیم یافتہ دوست جو مقامی کالج کے علاوہ اپنے ذاتی کاروبار اور کاشتکاری کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں خصوصیت سے تشریف لاتے رہے

---

جلسہ کے تیسرے روز مورخہ ۲۰ دسمبر کو آل انڈیا ریڈیو جالندھر کے نمائندگان بھی تشریف لائے ۔ اور اعلاوز کی بہت سی تقاریر کے ٹیپ ریکارڈ لیتے رہے ۔ بالخصوص ممبر سے بالیند اور افریقہ کے نمائندگان کی تقاریر اور مشرقی افریقہ میں احمدیہ مشنری مولانا عبدالکریم صاحب شرما کی تقاریر وغیرہ ۔ جو امید ہے حسب گنجائش براڈ کاسٹ ہوں گی

---

مہمانانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اس سال بھی خدا کے فضل و کرم سے قیام و طعام کے انتظامات محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی زیر نگرانی تسلی بخش رہے ۔ چونکہ مہمانوں کی زیادہ تعداد اب ایسے ہی صوبہ جات سے آنے والوں کی ہوتی ہے جہاں روٹی کی جگہ چاول عام غذا ہے اس لئے ان سب احباب کی خاطر چاول کی معقول مقدار دونوں وقت تیار کر کے کھانے میں پیش کی جاتی رہی اس طرح مہمانانِ کرام کو زیادہ سے زیادہ آرام اور سہولت پہنچانے کی حتی الامکان سعی کی جاتی رہی ۔ فشکر اللہ سعیہم من سعی فیہا

---

چونکہ ملک کے دور دراز علاقوں سے احباب اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لاتے ہیں ۔ اس لئے آتے ہوئے تو اپنے اپنے یہاں سے احباب ریلوے سیٹیں ریزرو کروا لیتے ہیں ۔ لیکن واپسی کے وقت بھی جب تک ایسا انتظام نہ ہو سفر کی مشکلات در پیش رہتی ہیں پہلے ہر سال ہی احباب اپنے طور پر ایسا انتظام کر لیا کرتے تھے لیکن امسال افسر جلسہ سالانہ نے اپنی خاص نگرانی میں ایک علیحدہ شعبہ کھول دیا جس کے تحت احباب کی سہولت کے مطابق امرتسر سے واپسی کی سیٹیں ریزرو کروانے کا انتظام کیا گیا ۔ خدا کے فضل سے اس انتظام کے تحت احباب کو کافی سہولت رہی ۔ چونکہ ایسا انتظام پہلے ہی سال جماعت کی نگرانی میں کیا گیا تھا اس لئے پیش آمدہ بعض خامیوں کو آئندہ سالوں میں دور کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔ انشاء اللہ

---

جتنے روز احباب کا قیام قادیان کی مقدس بستی میں رہا ہر مخلص احمدی نے اپنے اپنے

ظرف کے مطابق مقامات مقدسہ کی برکات سے وافر حصہ لینے کی پوری کوشش کی ۔ مسجد مبارک کی پنجگانہ فرض نمازوں میں اس قدر حاضری ہوتی کہ نچلے حصہ سے بڑھ کر احباب کو چھت پر کھلے فرش پر نمازیں ادا کرنی پڑتی تھیں ۔ جبکہ خواتین پردہ کی رعایت سے بیت الفکر اور بیت الدعا کے ساتھ والے دالان اور برآمدہ و صحن میں جمع ہو کر نمازیں ادا کرتی رہیں ۔ فرض نمازوں کے علاوہ حسب سابق نماز تہجد کا بھی التزام رہا ۔ محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل ، مکرم حکیم محمد دین صاحب ، مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے مختلف دنوں میں نماز تہجد باجماعت پڑھائی ۔

---

نماز فجر کے بعد ہر دو مرکزی مساجد میں درس القرآن کا سلسلہ جاری رہا ۔ مسجد اقصیٰ میں راقم الحروف محمد حفیظ بقا پوری کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" کا درس دینے کی سعادت حاصل ہوئی ۔ جبکہ مسجد مبارک میں ۱۸ ، ۱۹ دسمبر کو مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ کو ، اور مورخہ ۲۰ ۔ ۲۲ ۔ ۲۳ کو مکرم مولانا امینی صاحب نے درس دیا جبکہ ۲۱ دسمبر کو جناب عبدالہادی صاحب (آف جرمنی) (مترجم قرآن کریم بزبان سپرانٹو) نے انگریزی میں تقریر کی اور مولانا امینی صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ۔

---

جیسا کہ جلسہ سالانہ کی مفصل رپورٹ میں اس امر کا ذکر آیا ہے کہ امسال بیرونجات سے موصی حضرات کے جنازے بھی لائے گئے ۔ ان میں حضرت سیٹھی امان صاحبہ یعنی حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کی اہلیہ مرحومہ کا جنازہ بھی تھا جسے ان کے دونوں سعادت مند بیٹے محترم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب اور محترم سیٹھ یوسف احمد الٰہ دین صاحب سکندرآباد سے اپنے ہمراہ لائے تھے ۔ اس طرح دونوں بیٹوں نے اپنی پیاری امی کی آخری خواہش کو بھی پورا کر کے ان کی روح کو تسکین و اطمینان پہنچایا ۔ شکر اللہ سعیہم

---

### زکوٰۃ کی ادائیگی

### اموال کو پاک کرتی ہے

# رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان بقیہ صفحہ ۲

(۳) محترم الحاج محمد محسن صاحب ساکن یادگیر مرحوم حضرت عبد الکریم صاحب حیدر آبادی رض کے فرزند تھے۔

(۴) محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم الحاج بی۔ ایم عبد الرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور۔

محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے جنازہ گاہ میں ان سب مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تابوتوں کی تدفین عمل میں آئی۔ بعدہٗ تمام احباب کرام مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس تشریف لے گئے۔ جہاں پر محترم حضرت امیر صاحب مقامی قادیان نے ایک طویل اور پُر سوز اجتماعی دُعا کروائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مقامات مقدسہ میں کی گئی تمام دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے آمین۔

## شبینہ اجلاس

پہلے روز کا دوسرا اجلاس رات کے آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر منعقد ہوا۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادمؔ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب نقشبندی یادگیری نے سیدنا حضرت مصلح موعود رض کی ایک نظم سے

جو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ پہلی تقریر

## جماعتِ احمدیہ اور خدمتِ قرآن

کے موضوع پر تھی۔ محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا، قرآن کریم جو مکمل ضابطۂ حیات ہے اس کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:-

الیوم اکملت لکم دینکم.....الخ

گویا کہ قرآن کریم خاتم کتب سماوی ہے اور وہ ایک زندہ کتاب ہے۔ نیز حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ جو ان کو مضبوطی سے پکڑے گا وہ نجات یافتہ ہو جائے گا۔ اور وہ دو چیزیں ہیں قرآن کریم اور سنتِ رسول صلعم۔

فاضل مقرر نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جب مسلمانوں نے قرآن کریم کو اپنے پس پشت ڈالا اور اس پیشگوئی کو پورا کیا کہ یا ربّ ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا۔ یعنی میری قوم نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے۔ اور جب مسلمانوں کی حالت زبانِ نبوی کی پیشگوئی کے مطابق لایبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولایبقیٰ من القرآن الا رسمہ ہو گئی تو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت اور اس کے حقائق و معارف پھیلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا فاضل مقرر نے بہت سی اُن باتوں کو جنہیں غلط طور پر پُرانے مفسرین نے اپنی تفسیروں میں درج کیا تھا۔ بیان کرتے ہوئے عمدہ پیرایہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس سلسلہ میں بیان فرمودہ وضاحت کو پیش کیا۔

فاضل مقرر نے آخر میں سیدنا حضرت مصلح موعود رض کی عظیم الشان خدمتِ قرآن کی وضاحت کی جن کے بارے میں خدا تعالیٰ کی بشارت تھی کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔

## برکاتِ خلافت

اس جلسہ کی دوسری اور آخری تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج بنگال و اڑیسہ کی "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے خلافت کی تعریف۔ خلافت کی حقیقت۔ خلافت کی اقسام وغیرہ بیان کرنے کے بعد خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کے بارے میں سیدنا حضرت رسولِ کریم صلعم کی حدیث بیان فرمائی جس میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کے دو دوروں یعنی جلالی اور جمالی دوروں کا ذکر تھا۔ آپ نے خلافتِ احمدیہ کے بارے میں وضاحت کرنے کے بعد خلافت کی بیشمار برکات میں سے مندرجہ ذیل شقوں پر نہایت عالمانہ رنگ میں روشنی ڈالی۔

(۱) نبی کی وفات کے وقت پیدا شدہ گھبراہٹ اور بے چینی دُور ہوتی ہے۔ (۲) قیامِ نظام (۳) خوف کو امن میں تبدیل کرنا۔ (۴) تمکینِ دین۔ (۵) توحید کا قیام۔ (۶) نماز و زکوٰۃ کا قیام۔ (۷) تزکیۂ نفوس۔ (۸) امر بالمعروف۔ (۹) نہی عن المنکر کا انتظام۔ ان شقوں پر تفصیلی روشنی ڈالنے کے بعد فاضل مقرر نے برکاتِ خلافت کے متعلق جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

محترم حکیم صاحب کی تقریر کے بعد پروگرام کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

## دوسرا دن — پہلا اجلاس

مورخہ ۱۹ر دسمبر ۱۹۷۰ء کی صبح ٹھیک گیارہ بجے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد و چنتہ کنٹہ شروع ہوا۔ محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مظفر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

## موعودِ اقوامِ عالم

مکرم مولانا عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج حیدر آباد نے مذکورہ موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آخری زمانہ میں آنے والے ایک موعود اقوام عالم کے متعلق کتب سابقہ میں اور مختلف مذاہب میں جو پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں اُن کا مصداق بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔

آپ نے موجودہ زمانہ کے پر از ضلالت حالات اور مختلف مذاہب کی گمراہ کن کیفیات کا نقشہ کھینچ کر بتایا کہ ایسے ہی مواقع پر خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر۔ رشی۔ منی۔ اوتار وغیرہ آیا کرتے ہیں۔ اس پُر ضلالت زمانہ میں اس موعود اقوام عالم کی آمد کا ذکر کرنے کے بعد آپ کے نام۔ خاندان۔ مقام وغیرہ کے متعلق اسلام اور دیگر کتب سابقہ کی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا۔ آپ نے دمشق کے مشرق میں مسیح کے نزول کے بارے میں اور چاند سورج گرہنوں کے متعلق اسلام۔ عیسائیت۔ ہندو اور سکھ مذہب کی پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا ۱۸۹۴ء و ۱۸۹۵ء میں وقوع پذیر سورج اور چاند گرہنوں کے ذریعہ یہ پیشگوئیاں جو مسیح علیہ السلام کی آمدِ ثانی کے متعلق تھیں پوری ہو گئیں۔

اسی طرح فاضل مقرر نے مختلف مذہبی کتب کی روشنی میں یہ ثابت فرمایا کہ حضرت مسیح موعود ہی موعود اقوام عالم ہیں۔ اور حضور کی آمد سے ان سب پیشگوئیوں کی صداقت ثابت ہوئی۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

اس جلسہ کی دوسری تقریر مذکورہ عنوان پر خاکسار کی ہوئی۔ میں نے بتایا کہ خدا تعالیٰ اپنے مامورین کے ذریعہ مستقبل میں رُونما ہونے والی عظیم الشان غیبی خبریں قبل از وقت بتا دیتا ہے۔ اور یہ خبریں یا پیشگوئیاں اور اُن کا پورا ہونا جہاں خدا تعالیٰ کی ذات کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں۔ وہاں ان مامورین من اللہ کی صداقت اور سچائی کے زبردست نشان بھی ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر ہزارہا پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔ اور ان تمام پیشگوئیوں کو پورا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مُہرِ تصدیق ثبت فرمائی۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل انذاری و تبشیری پیشگوئیاں بیان فرمائیں (۱) طاعون کے متعلق (۲) الدّار کی حفاظت (۳) زلزلۂ عظیمہ (۴) جنگِ عظیم (۵) پیشگوئی مصلح موعود (۶) ایک پوتے کی پیشگوئی۔ (۷) جماعتِ احمدیہ کی ترقی کے مختلف منازل اور ادوار کے متعلق مختلف پیشگوئیاں۔

اس تقریر کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادمؔ نے حضرت مصلح موعود رض کا مندرجہ ذیل کلام خوش الحانی سے سُنایا سے

جدھر دیکھو ابرِ گنہ چھا رہا ہے
گناہوں میں چھوٹا بڑا مبتلا ہے

## دنیا میں احمدیت کا اثر و نفوذ

اس موضوع پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اور نہایت اچھے رنگ میں بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے دنیا میں کس قسم کا عظیم القدر انقلاب برپا ہوا۔ اور احمدیت کا اثر و نفوذ انسانی قلوب پر کس طور پر ہو رہا ہے۔

فاضل مقرر نے مسلمانوں میں رائج بعض غلط عقائد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کے نتیجہ میں ان غلط عقائد میں تبدیلی آنے لگی ہے۔ چنانچہ مسئلہ وفاتِ مسیح علیہ السلام۔ مسئلہ نسخ فی القرآن۔ ہر قوم میں نبی کے وجود کا ہونا۔ مسئلہ جہاد۔ حکومتِ وقت سے وفاداری وغیرہ مسائل پر روشنی ڈالی۔ اسی طرح آپ نے جماعت احمدیہ کی فعالیت اور بین الاقوامی حیثیت بیان کرنے کے بعد خلافت کے استحکام اور اس کے اثرات اور بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ مغربی افریقہ کے اثرات پر روشنی ڈالی۔

## شری گورو نانک جی کی تعلیم اور اسلام

مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول نے پنجابی زبان میں اس موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے کہا کہ شری گورو نانک جی مہاراج کی تعلیم اور

اسلام ایک وسیع مضمون ہے۔ اس لئے میں سری گورو نانک جی مہاراج کی تعلیم کے سلسلہ میں فلسفۂ توحید اور اسلام کے موضوع پر ہی اپنی تقریر کو محدود کرنا چاہتا ہوں۔

جہاں تک سری گورو نانک رح کی سیرت اور آپ کی تعلیم کا تعلق ہے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آپ رح نے اپنی پوتر بانی میں خدا تعالیٰ کا جو تصور پیش فرمایا ہے وہ قرآن کریم اور اسلام کا ہی پیش کردہ ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم گیانی صاحب نے حضرت گورو نانک جی مہاراج کے مقدس کلام میں سے متعدد حوالہ جات جو توحید باری تعالیٰ اور صفاتِ خداوندی کے متعلق ہیں پیش کرتے ہوئے ان تمام صفات کو قرآن کریم کی آیات سے منطبق کرکے واضح کیا۔ مکرم گیانی صاحب کی تقریر خاص توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سُنی گئی۔

چند ضروری اعلانات کے بعد آج کا جلسہ خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

## دوسرا شبینہ اجلاس

جلسہ سالانہ کے مقدس ایام کے دوسرے دن کا دُوسرا اجلاس مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب ڈی۔ لٹ۔ اوربیوی ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ اُردو پٹنہ یونیورسٹی شروع ہوا۔ عزیزم نور الاسلام صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور مکرم عبد الغنی صاحب نے نظم سُنائی۔

## ذکرِ حبیب ؑ

پہلے نمبر پر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے ذکرِ حبیب ؑ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا و مطاع سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع میں فنا فی الرسول ہو کر آپ کے ظلّی کامل تھے۔ فاضل مقرر نے قادیان کی ابتدائی حالت کا نقشہ بالوضاحت بیان فرمایا۔ اس سلسلہ میں حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب رض کی روایت کے مطابق قادیان کے ماحول کا نقشہ کھینچ کر بتایا۔ آپ نے مختلف روایات کی روشنی میں مرزا امام الدین اور مرزا نظام الدین کی مخالفت کا ذکر فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعلےٰ اخلاق اور بلند پایہ شمائل اور آپ کے صحابہ کرام رض کی قربانیوں اور ان کی فدائیت کا نہایت دلنشین اور دل کی گہرائیوں میں اترنے والے انداز میں ذکر فرمایا۔

## جماعت احمدیہ کی مالی قربانیاں اور ان کے خوش کن نتائج

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے اس موضوع پر اپنے مخصوص اور دلنشین انداز میں تقریر فرمائی۔

آپ کی تقریر سے قبل کولگام (کشمیر) کے ایک ہندو دوست نرائن کول صاحب نے اسلام اور احمدیت کے محاسن پر کشمیری زبان میں ایک نظم پڑھی۔

محترم مولانا امینی صاحب نے فرمایا کہ جو نعمت خدا تعالےٰ نے ہم کو دی ہے۔ اور جو نور ہم کو ملا ہے اس کی قدر و قیمت کا اندازہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب اس زمانہ کے ماحول کو مدّ نظر رکھا جائے جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ حضورؑ کی بعثت سے قبل اسلام اور مسلمان کس مپرسی کی حالت میں تھے۔ اسلام پر ہر طرف سے حملے ہو رہے تھے۔ مسلمانوں کا اقتدار اور جاہ و حشمت حتیٰ کہ دین و اخلاق بھی روبہ تنزل تھے۔ ایسے دَور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آکر دنیا کو یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ

"اسلام کے لئے پھر اسی تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن...... اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔" (فتحِ اسلام)

اس مختصر تمہید کے بعد فاضل مقرر نے مالی جہاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ زمانہ قربانیوں کا زمانہ ہے۔ مومنوں کی ایک صفت "ومِمّا رزقنٰھم ینفقون" ہے۔ اس کے بعد آپ نے احباب جماعت کی مالی قربانیوں کی وسعت کا ذکر کیا اور جماعت احمدیہ کی مالی پوزیشن کی وضاحت فرمائی۔ اور اُس کے نتیجہ میں جو خوش کُن نتائج پیدا ہوئے ہیں اس کی وضاحت نہایت ایمان افروز رنگ میں بیان فرمائی۔ اس سلسلہ میں آپ نے صدر انجمن احمدیہ قادیان و ربوہ کے سنہ ۷۰-۱۹۶۹ء کے بجٹ کی تفصیل بیان کی کہ

| | |
|---|---|
| صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا سالانہ بجٹ | ۱,۰۸,۹۷,۱۰۹/- |
| صدر انجمن احمدیہ قادیان کا سالانہ بجٹ | ۱۱,۵۱,۲۴۶/- |
| میزان کل | ۱,۲۰,۴۸,۳۵۵/- |

اسی طرح آپ نے بتایا کہ ۳۱ ممالک میں ۶۷ تبلیغی مرکز قائم کئے گئے۔ ۱۵۰ مبلغین کام کر رہے ہیں۔ ۵۰ تعلیمی ادارے ۳۸۲ مساجد بے شمار تبلیغی لٹریچر اور دنیا کی مختلف اہم زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے گئے۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں تحریک جدید کے احیاء کا پس منظر۔ تحریک جدید کا قیام۔ اور اس کے اثرات پر بہترین رنگ میں روشنی ڈالی۔

عزیز ظہیر احمد صاحب خادم کی نظم خوانی اور صدارتی تقریر کے بعد دوسرے روز کا شبینہ اجلاس بھی بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

## تیسرے دن کا اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس جلسہ گاہ میں زیر صدارت حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی قادیان ٹھیک ۱۱ بجے شروع ہوا۔ مکرم مولوی منظور احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب خادم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔

## اسلام کا اثر ہندوستان کی تہذیب و تمدن پر

آج کے جلسہ کی پہلی تقریر محترم پروفیسر اختر احمد صاحب اوربیوی کی مذکورہ بالا عنوان پر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ سورہ فاتحہ قرآن کریم کی کلید ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے سورہ فاتحہ میں اسلامی تہذیب و تمدن کا صحیح نقشہ بیان فرمایا ہے۔

کلچر اور ثقافتِ انسانی کے دو پہلو ہیں۔ ایک خارجی۔ دوسرا داخلی۔ بالفاظِ دیگر اسلام نے تمام وہ مسائل جو جسمانی اور روحانی ہیں بیان فرمائے۔ فاضل مقرر نے دورانِ تقریر فرمایا کہ تہذیب و تمدن کا دائرہ انسانی کوششوں پر ہے۔ اور یہ سلسلہ انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک جاری و ساری رہتا ہے۔ کلچر کی مختلف شقیں ہیں۔ یعنی اقتصادیات۔ فلسفہ۔ سائنس۔ ادبیات۔ اور سب سے بڑھ کر تہذیب کا اعلیٰ ترین مقام مذہب ہے۔ قرآن کریم نے ثقافتِ انسانی کے متعلق پہلی سورۃ میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے الحمد للہ ربّ العٰلمین خدا تعالےٰ کا وجود ہی قدرِ اوّل ہے۔ وہی معیار ہے اور نمونہ ہے۔ اگر تم انسانی تہذیب کو صحیح راستہ پر ڈھالنا چاہتے ہو تو الحمد للہ کو سامنے رکھو۔ اس کی دلیل ربّ العٰلمین میں دی ہے۔ کلچر جب بھی محدود ہوگا وہ ناقص اور کمزور ہوگا۔ جب تک کہ ربوبیت۔ کلچر۔ ثقافت و تہذیب۔ عالمگیر نہ ہو تو وہ ناقص اور کمزور ہوگی۔ یہ بنیادی اصول ہے کہ اس کے بغیر کلچر قائم نہیں کیا جا سکتا۔ ساری ترقیاں۔ ساری خوبصورتیاں۔ ساری خوبیاں۔ خدا کی ذات میں ہیں۔ جس کی وسعت عالمین پر ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے ایک مغربی مفکر کے مندرجہ ذیل خیال کا ذکر فرمایا کہ

No human culture can be national. Culture is basically international.

یعنی کوئی انسانی ثقافت صرف قومی نہیں ہوتی۔ بلکہ بنیادی طور پر ثقافت بین الاقوامی اور عالمگیر ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح آپ نے ایک اور مفکر عالم کا حوالہ بیان فرمایا کہ Culture is sweetness and light یعنی تہذیب و ثقافت شیریں اور روشن ہوتی ہے۔ اس حوالہ کو پیش کرتے ہوئے قابل مقرر نے فرمایا کہ یہ شیرینی اور روشنی صرف تمغوں کی نہ ہو جس کا دائرہ بہت محدود ہوا کرتا ہے یہ روشنی اور شیرینی دل و دماغ اور روح کی ہو۔ اعمال و افعال کی ہو۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے سید صاحب نے فرمایا کہ اسلام آج سے چودہ سو سال قبل ایسے علاقہ میں آیا جو تہذیب و تمدن اور ثقافتِ انسانی سے ناواقف تھا لیکن چند سال کے عرصہ کے بعد تمام دنیا میں اسلامی کلچر کے اثرات پھیلنے لگے۔ گویا کہ اسلامی تہذیب و تمدن عالمگیر اور آفاقی ہے۔ اور اسلام نے دنیا کی ساری تہذیب و تمدن کو سمیٹ لیا ہے۔ ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم ہونے سے قبل ہی ہندوستان کے صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کے ذریعہ اسلامی کلچر پھیلنے لگا تھا۔

دنیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ہی بین الاقوامی کلچر کا آغاز ہوا اس سے قبل تہذیب و تمدن صرف قبائلی یا خاندانی ہوا کرتا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے بنی آدم اور النّاس کا تصوّر قائم فرمایا۔ گویا کہ اسلام کا کلچر بین الملّی اور جمہوری ہے۔ جیسا کہ اقبال نے کہا ہے ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

محترم سیّد صاحب نے دورانِ تقریر فرمایا کہ کلچر کا سب سے بڑا نقطۂ مرکزی خدا تعالےٰ کی وحدانیت ہے۔ کیونکہ ایک ہی خدا کے تصوّر سے ایک ہی انسانیت قائم رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے "انسانیت زندہ باد" کا نیا نعرہ ہمارے

سامنے رکھا۔ اسلام کا اثر ہندوستان پر کس طرح پڑا تاریخ اس پر گواہ ہے ــــ ہندوستان میں اسلام نے وحدانیت اور انسانیت کے ایک ہونے کی تعلیم دی۔ اس کے اثر کے ماتحت ہندوستان میں اسلام پھیلنے لگا۔ آج پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے سے قبل خدا تعالیٰ نے ایسی فضا پیدا کی جس کے ذریعہ حضرت گورو نانک جی؟ اور بھگت کبیر جیسے نونہالوں نے ازسرِ نو توحید اور وحدانیت کی تعلیم دی۔ فاضل مقرر نے گاندھی جی کا قول پیش فرمایا کہ اگر تم ایک جمہوری نظامِ حکومت اور بہترین کلچر قائم کرنا چاہتے ہو تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے طریقِ حکومت کو اپناؤ۔ دوسری چیز جس کا اثر ہندوستان کی تہذیب پر ہوا وہ علم اور تعلیم کی فراوانی ہے۔ مسلمانوں نے ہی سب سے پہلے الجبرا۔ کیمسٹری۔ فیزکس۔ ایکونومکس موسیقی۔ طب وغیرہ ایجاد کیا ــــ کارل مارکس نے صرف یہ کہا تھا کہ دولت بانٹو۔ لیکن اسلام کا اصول یہ ہے کہ نہ صرف دولت بلکہ عزت۔ علم۔ اذہان۔ سائنس۔ مذہب طاقت۔ غرضیکہ جو بھی خدا کی عطا ہے اُس کو تقسیم کرو۔

محترم سید صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں فرمایا کہ یہ بات صاف نظر آرہی ہے کہ اسلام کی تہذیب و تمدّن کا اثر و نفوذ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ازسرِ نو ہندوستان میں ہونے والا ہے۔ اور مذہب سے لے کر زراعت تک ساری تہذیب و تمدّن پر اسلام اور احمدیت کا ہی اثر ہوگا۔

## غیر ملکی احباب کا تعارف

اس کے بعد جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے دُور دراز ملکوں سے تشریف لائے ہوئے مہمانانِ کرام کے تعارف کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے مکرم عبدالعزیز صاحب فرہاگن سٹیج پر تشریف لائے آپ ہالینڈ کے رہنے والے اور قوم کے ڈچ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک کشف میں دیکھا تھا کہ آپ نے چند سفید پرندے پکڑے ہیں۔ ان سفید چڑیوں میں سے ایک چڑیا آپ بھی ہیں۔ چنانچہ جونہی آپ سٹیج پر تشریف لائے تو تمام سامعین نے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت فرمائی۔ ایک انگریز کی زبان سے قرآن کریم کی آیات کی تلاوت بہت ہی بھلی اور پیاری معلوم ہوتی تھی۔ آپ نے فرمایا میں عیسائی گھرانے میں پیدا ہوا تھا اور میری تعلیم بھی عیسائی ماحول میں ہوئی تھی۔ لیکن جب میں شعور کی عمر میں پہنچا تو مجھے عیسائیت کی حقیقت کا علم ہوا۔ اور میں نے چرچ جانا چھوڑ دیا۔ اس کے بعد مجھے مراکو (MOROCO) جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں جا کر مسلمانوں کو اور ان کی تہذیب و تمدن کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے ایک دوست کی تحریک پر جماعتِ احمدیہ کا شائع کردہ قرآن کریم کے ڈچ ترجمہ کا مطالعہ شروع کیا۔ اور اس سے خدا کی وحدانیت اور اسلام کے محاسن کا علم ہوا۔ اس کے بعد اسلام قبول کیا۔ وہاں سے ہالینڈ واپس آیا اور احمدیہ مسلم مشن سے اپنا تعلق قائم کیا۔ اور کافی احمدیہ کتب کا مطالعہ کیا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۶۸ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ مغربی افریقہ کے دورہ کے بعد جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہالینڈ میں تشریف لائے تب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ اس کا اثر طبیعت پر بہت زیادہ ہے اور میں نے آپ کو دیکھ کر یہ یقین کر لیا کہ آپ کا وجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح نمونہ ہے۔ اس کے بعد میں نے ربوہ اور قادیان جانے کا ارادہ کیا۔ قادیان اور ربوہ کی زیارت سے مجھے یقینِ کامل ہو گیا کہ احمدیت ہی صحیح معنوں میں حقیقی اسلام ہے۔ اور برادری محبّت کا صحیح تصوّر احمدیت میں نظر آیا ہے۔ اب حال ہی میں میری بہن کی چٹھی آئی ہے کہ اس نے بھی احمدیت قبول کر لی ہے۔ الحمد للہ۔

دوسرے نمبر پر نائیجیریا سے تشریف لائے ہوئے الحاج ابوبکر صاحب کوکوئے جونہی اپنے قومی لباس میں سٹیج پر تشریف لائے تو احباب نے نعرہ ہائے تکبیر سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ میں اگرچہ مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا تھا لیکن میرے اکثر رشتہ دار عیسائی تھے۔ میرا اپنا کوئی مذہب نہیں تھا۔ بڑا ہونے کے بعد میں نے مختلف مذاہب کا مطالعہ شروع کیا۔ ایک دفعہ میری ملاقات ایک احمدی مشنری مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب سے ہوئی۔ ان کی گفتگو اور تقریر نے مجھ پر خاص اثر کیا۔ اور میں نے احمدیت قبول کی۔ میں اب اپنے آپ کو سب سے زیادہ خوش بخت سمجھتا ہوں کہ خدا نے مجھے احمدیت کی نعمت سے مالا مال کیا۔ اس کے بعد آپ نے احمدیہ مسلم مشن کی تاریخ بیان فرمائی اور حضور کے سفرِ افریقہ کے متعلق لیکچر کرتے ہوئے کہا کہ سارے لوگوں پر اس کا بہت ہی اثر ہے۔ آپ نے نصرت جہاں فنڈ کے قیام اور اس پر تمام احمدیوں کے تعاون پر تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

آخر میں تنزانیہ (مشرقی افریقہ) سے تشریف لائے مسٹر آدم سٹیج پر تشریف لائے۔ اس وقت بھی تمام فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ آپ نے سواحیلی زبان میں فرمایا ــــ میں پیدائش کے لحاظ سے عیسائی تھا۔ تعلیم بھی عیسائی سکولوں میں ہوئی۔ بچپن سے ہی میری خواہش تھی کہ مسیح ثانی کی آمد پر سب سے پہلے میں ایمان لاؤں گا۔ جب میں سنِ بلوغت کو پہنچا اور عیسائیت کا گہرا مطالعہ کیا اور عیسائیوں اور ان کے رہنماؤں کی زندگیوں کو دیکھا تو عیسائیت کے متعلق تنفّر پیدا ہوا۔ اسی اثناء میں قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ مجھے ملا۔ اگرچہ اس کو پڑھنے سے غیر احمدیوں نے مجھے منع کیا تھا۔ تاہم میں اس کا مطالعہ کرتا رہا۔ اس کے نتیجہ میں مجھے یقین ہوا کہ نجات کی راہ صرف اسلام میں ہے۔ میں نے احمدیہ مسلم مشن سے ربط پیدا کیا اور مسیحؑ کی آمدِ ثانی کی حقیقت کا علم ہوا اور مجھے شرح صدر حاصل ہوا اور اسی وقت میں نے بیعت کر لی۔ اس وقت سے میں خدا تعالیٰ کی قدرت کے عجیب نشانات دیکھتا رہا ہوں۔

ان تقریروں کا ترجمہ مبلغِ اسلام مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما نے سُنایا۔ مکرم مولانا امینی صاحب نے آپ کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے مشرقی افریقہ کے ممالک تنزانیہ۔ لوگنڈا۔ اور کینیا میں بطور مبلغ کام کرنے کی توفیق دی۔ آپ کے والد صاحب کا نام منشی عبدالرحیم صاحب شرما تھا جو پیدائش کے لحاظ سے ہندو تھے۔ آپ نے قادیان میں تعلیم پائی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد خدا تعالیٰ نے آپ کو مختلف رنگوں میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق دی۔

اس تعارف کے بعد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

کس قدر ظاہر ہے نُور اس مبدا الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

نہایت خوش الحانی سے سنائی۔

## مجھے اسلام کیوں پیارا ہے؟

اس موضوع پر محترم سید فضل احمد صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ کلام ؎

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا
نور ہے نور۔ اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ خدا کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک غلام اور خادم کی حیثیت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے اسلام کا گہرا مطالعہ کیا اور اس کے محاسن کو بچشم خود دیکھا یہی وجہ ہے کہ مجھے اسلام بہت ہی پیارا معلوم ہوتا ہے۔ اسلام کی خوبیوں اور اس کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے مندرجہ ذیل امور پر روشنی ڈالی:-

(۱) اسلام تمام تعلیموں کے ساتھ ہی ساتھ ان کی حکمت اور فلسفہ بھی بیان کرتا ہے۔ (۲) بہترین اور معیاری اخلاقی اصول پیش فرمائے۔ (۳) سابقہ کتب اور مرسلین پر ایمان لانے کا اصول پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہر قوم اور ملک اور زمانہ میں خدا کے پیغمبر آتے رہے ہیں۔ (۴) اسلام نے بین الاقوامی برادری کی بنیاد ڈالی ہے۔ (۵) زندگی کے بنیادی اصولوں اور حقوق کا احترام۔ (۶) معیارِ زندگی میں اعتدال کی تعلیم۔ (۷) قیامِ امن کے اصول۔ (۸) اور صحیح معنوں میں قومی یکجہتی کے قیام کے ذرائع بیان فرمائے۔

محترم سید فضل احمد صاحب کی تقریر کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی کی تقریر ہوئی۔ جو اس جلسہ کی آخری تقریر تھی۔

## خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی سے اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے

محترم مولانا صاحب نے اس موضوع پر نہایت مؤثر اور دلنشین رنگ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام الٰہیات و مذاہب کا نقطۂ مرکزی خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ مگر وہ ذات ان مادّی آنکھوں سے کسی کو نظر نہیں آتی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر۔ مگر وہ خدا اپنی صفات و تجلیات کے ذریعہ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ فاضل مقرر نے خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرت نمائی کے مظاہر کے سلسلہ میں ذکر کرتے ہوئے مختلف ایمان افروز واقعات [illegible] مکہ کی آبادی۔ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کا بے آب و گیاہ زمین میں آنا۔ واقعہ اصحاب الفیل کہ ابرہہ سے بیت اللہ شریف کی حفاظت کی گئی۔ ہجرت کا واقعہ۔ کسریٰ شاہ ایران کا قتل۔ جنگِ بدر میں باوجود ناسازگار حالات کے مسلمانوں کی فتح۔ دیگر انبیاء کرام کی تائید و نصرت۔ اور مخالفین کی بعد انتہا تباہی وغیرہ بیان کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ [illegible] خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں مختلف واقعات بیان فرمائے۔

محترم مولوی صاحب کی تقریر نہایت دلچسپی سے سُنی گئی۔ اس کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب خادم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند دعائیہ اشعار سُنائے جن کا پہلا شعر یہ ہے سے

اے قادر و توانا آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا

اس کے بعد ہندوستان و بیرونی ممالک سے آئے ہوئے دعاؤں کے تار اور خطوط کا اعلان کیا گیا۔

## صدارتی اختتامی تقریر

محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعاؤں سے نوازا۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری صحیح کامیابی ہمارے خدا داد مشن کی کامیابی پر منحصر ہے۔ اپنی تمام مالی رجانی اور دیگر قربانیوں سے اس مشن کو کامیاب کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ بیعت کے وقت ہم نے جو عہد کیا تھا اس کو مکمل طور پر پورا کریں۔ ہمارے اعمال قرآن و حدیث اور سنتِ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق ہونے چاہئیں۔

## اجتماعی دُعا

صدارتی تقریر کے بعد آپ نے تمام سامعین سمیت ایک لمبی اور پرسوز اجتماعی دعا کروائی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ اور اسلام و احمدیت کی فتح و نصرت کے دن جلد سے جلد قریب لائے۔ آمین۔

اجتماعی دعا کے بعد جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔ اس طرح اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ ہندوستان کا ۷۹ واں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

الحمد للہ علیٰ ذالک۔

## درخواستِ دعا

مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج مدراس کی صحت چند ماہ سے ٹھیک نہیں چلی آرہی ہے اپنی کمزوریٔ صحت کے باوجود امسال جلسہ سالانہ میں حاضر ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت بخشے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

# قادیان میں خواتین کا سالانہ جلسہ ۱۹۷۰ء

## بتاریخ ۱۹ر فتح (دسمبر) ۱۳۴۹ ہش

قادیان۔ سالانہ جلسے کے موقعہ پر خواتین کے لئے باپردہ علیحدہ جلسہ گاہ ہوتی ہے جہاں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ مردانہ جلسہ گاہ کا سارا پروگرام آسانی کے ساتھ سنائے جانے کا انتظام ہوتا ہے۔ البتہ درمیانے روز خواتین کا اپنا علیحدہ پروگرام ہوتا ہے چنانچہ حسبِ سابق امسال بھی بتاریخ ۱۹ر فتح کو ایسا پروگرام تھا۔ اس اجلاس کی کارروائی زیرِ صدارت بیگم صاحبہ فاضل الدین ٹھیک گیارہ بجے شروع ہوئی۔ سب سے پہلے سیدہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تمام بہنوں کو مسیحؑ کی پاک بستی قادیان میں ایک جگہ پھر جمع ہونے کی سعادت پانے پر مبارک باد کہی۔ اور بہنوں کو جلسہ کی غرض بتائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر سال جلسہ منانے کے لئے کیوں ہدایت فرمائی ہے۔ اور جلسہ میں شریک ہونے کا مقصد کیا ہے۔ اور جلسہ کے دنوں میں دعا اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہنے کی تلقین فرمائی۔ پھر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوتِ قرآن مجید محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ نے کی اور نظم عزیزہ امۃ الحبیب نے پڑھی۔ اس کے بعد محترمہ آپا جان سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے "ذکرِ حبیبؑ علیہ السلام" تحریر فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا جو ماہِ اکتوبر میں ربوہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر پڑھ کر سُنایا گیا تھا آپ نے اخبار بدر سے پڑھ کر سُنایا۔

اس کے بعد عزیزہ جمیلہ سلطانہ نے بعنوان "اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے" تقریر کی۔ عزیزہ نے بتایا اسلام کی تعلیمات کسی ایک خطہ یا طبقہ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتیں بلکہ عالمگیر ہیں۔ اور ایسا مذہب ہی ساری دنیا کے لئے رُوحانی ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اور موجودہ وقت میں احمدیت ہی اسلام کی صحیح اور اصل شکل پیش کرتی ہے۔

دوسرے نمبر پہ محترمہ عماد خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے تقریر کی۔ عنوان تھا "آنحضرت صلعم کے احسانات عورتوں پر" محترمہ نے فرمایا کہ آپؐ ساری دنیا کے لئے رحمت بن کر آئے تھے مگر جو احسان آپؐ نے عورت پر کئے ہیں عورت انہیں کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ ابتدائے زمانہ میں عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ عورت کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ عورت ایک جانور کی مانند سمجھی جاتی تھی۔ اُسے فروخت کیا جاتا تھا۔ جائدادوں میں کوئی حقوق نہ تھے۔ جس گھر میں لڑکی پیدا ہو جاتی تھی وہاں ماتم برپا ہو جاتا تھا۔ مگر آپؐ نے عورت کو وہ فضیلت بخشی کہ عورت اور مرد کے حقوق برابر کر دیئے۔ عورت کو رحمت قرار دیا۔ ایسی شریعت قائم کی کہ عورت مرد کے دوش بدوش ہو گئی۔

اس کے بعد خاکسار معراج سلطانہ نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کی۔ آپؑ کے بچپن سے تعلیم، جوانی اور دعوئ ماموریت تک کے چیدہ چیدہ حالات بیان کئے۔ حضورؑ کے والد ماجد حضورؑ کو دنیا داری میں لگانا چاہتے تھے مگر آپؑ کا دل اس طرف مائل نہ تھا۔ آپؑ خلوت نشینی کو پسند کرتے۔ آپ کو جب بھی دیکھا گیا عبادتِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن کریم میں محو ہوتے۔ اس طرح آپؑ کی زندگی کے بہت سے واقعات سُنائے۔

اس کے بعد عزیزہ بشریٰ منیر نے نظم حمد باری تعالیٰ پڑھی۔ نظم کے بعد محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے "تعلیم القرآن" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ دنیا کو ہر قسم کی مذہبی۔ اخلاقی۔ تمدنی اور معاشرتی تعلیم قرآن حکیم کے ذریعہ دی گئی۔ انسان کی کوئی ایسی ضرورت نہیں جو قرآن کریم میں بیان نہ ہوئی ہو لیکن مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آیا جب انہوں نے قرآنِ حکیم کو پسِ پشت ڈال دیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ایسی جماعت قائم کی جس کا ہر قول و فعل خدا کی خاطر ہوتا ہے۔ اور اپنی جماعت کے ہر فرد کو ہدایت فرمائی کہ وہ قرآن مجید کو اپنے ہر عمل میں مشعلِ راہ بنائے۔ اور اس کے ساتھ دلی محبت کرے۔ قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جو قیامت تک زندہ رہے گی۔ فرمایا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو وہ تلوار دی ہے جس کو زنگ نہیں لگ سکتا۔ اس کو توڑنے کے لئے غیر قوموں نے بڑی کوششیں کیں مگر وہ خود نیست و نابود ہو گئیں۔ آپ نے لجنہ کی تمام بہنوں کو فرمایا کہ آپ مختلف جگہوں سے آکر یہاں جمع ہوئی ہیں، میں آپ کو تاکید کرتی ہوں کہ خود بھی قرآن مجید پڑھنے کی کوشش کریں اور اپنے بچوں اور اپنی لجنہ اماء اللہ کی دوسری ممبرات کو قرآن کریم پڑھنے کی ہدایت کریں۔ ہم میں سے کوئی بہن ایسی نہ رہے جس کو قرآن مجید نہ آتا ہو۔ ہم اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کا دعویٰ کرتی ہیں تو ہمیں قرآن کریم سے محبت کرنی چاہیئے۔ ہمیں قرآن کے ہر اصول پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو اس سانچے میں ڈھال لینا چاہیئے۔ محترمہ نے حضور کا ارشاد پڑھ کر سُنایا اور فرمایا کہ میں تمام عہدیداران بھارت سے درخواست کرتی ہوں کہ جب وہ اپنے گھروں میں واپس جائیں تو قرآن مجید کی طرف خاص توجہ دیں۔ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔ ہر احمدی کی زندگی قرآن مجید کی عملی زندگی بن جائے۔

آپ کے بعد محترمہ شمیم بیگم صاحبہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم" پر تقریر کی محترمہ نے فرمایا جب بھی لوگ خدا کو بھول جاتے ہیں اور دُنیا میں برے اعمال شروع ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ اپنے کسی مامور کو دنیا میں بھیج دیتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی لوگ صحیح اصولوں کو بھول گئے تو ایک مصلح کے آنے کی ضرورت ہوئی جو اس زمانہ میں امام مہدی بن کر آئے اور انہوں نے لوگوں کو اسلام کی صحیح تعلیم کی دعوت دی۔ محترمہ نے حضورؑ کی تعلیم کے بعض حصے پڑھ کر سُنائے مثلاً جو شخص جھوٹ بولتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو چوری کرتا ہے، ہمسایہ سے نیک سلوک نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔

ان کے بعد محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے "منصبِ خلافت" پر تقریر کی۔ خلافت کی اہمیت اور عظمت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جو قوم خلافت سے وابستہ رہے وہ قیامت تک زندہ ہے۔ محترمہ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافتِ اولیٰ کا انتخاب کس طرح

ہوا اور اس انتخاب کے لئے حضرت اُمّ المومنین سے بھی مشورہ لیا گیا۔ تو آپ نے بھی حضرت حاجی حکیم نورالدین صاحب کے حق میں ہی مشورہ دیا۔ کہ آپ خلافت کے حقدار ہیں۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض اور خلیفۃ المسیح الثالث کا انتخاب بتایا کہ کس طرح ہوا۔ اور یہ بھی بتایا کہ خلفاء کا انتخاب کیوں ضروری ہے۔

ان کے بعد محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نے بعنوان "تحریک جدید اور ہماری ذمہ داریاں" تقریر کی۔ محترمہ نے بتایا کہ وہ قوم زندہ نہیں رہ سکتی جو نسلاً بعد نسلٍ قربانیاں کرنے والی نہ ہو۔ آپ نے تحریک جدید کی اہمیت کو واضح رنگ میں بیان کیا اور بتایا کہ ہم سب بہنوں کو چندہ تحریک جدید میں ضرور حصہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ جماعت کی ترقی کی بنیاد یہی ہے اور اپنی زندگی کو سادہ بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اپنے فضول اخراجات کو بند کر کے اس رقم کو تحریک جدید کے فنڈ میں دینا چاہیئے۔ اگر ہم نے سستی دکھائی اور وقت سے فائدہ نہ اُٹھایا تو خدا تعالیٰ قربانی کرنے والے دوسرے نیک افراد کھڑا کر دے گا اور ہم اس نعمت سے محروم رہ جائیں گی۔ خدا تعالیٰ ہم لوگوں کو وقت سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔

اس کے بعد ایک نظم امۃ المتین نے پڑھی پھر نجمی خالدہ نے تقریر کی کہ انسان کو "اطمینانِ قلب" کس طرح حاصل ہوسکتا ہے۔ محترمہ نے کہا کہ انسان کو روئے زمین کا چپہ چپہ چھان کر اور چاند تک بھی پہنچ کر اطمینان حاصل نہیں ہوا۔ بلکہ اور آگے دیکھنے کی خواہش ہے۔ دولت مند کو کچھ دولت حاصل کر کے اطمینانِ قلب نہیں ملتا بلکہ اُسے اور تمنا ہوتی ہے۔ اگر کسی نے اطمینانِ قلب حاصل کرنا ہے تو وہ خدا تعالیٰ سے تعلق باندھے۔ اسی سے محبت کرے تو دیکھئے کس طرح اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔ عزیزہ نے اطمینانِ قلب حاصل کرنے کی بہت سی دلچسپ مثالیں سنائیں۔ اور بتایا کہ ذکرِ الٰہی اور قرآن مجید سے محبت کرنے سے اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔

ان کی تقریر کے بعد ناصرات کی بچیوں نے مل کر ناصرات کا ترانہ پڑھا۔ اور پھر ناصرات الاحمدیہ کی پانچ لڑکیوں نے تقاریر کیں۔ ایک چھوٹی سی بچی عقیلہ عفّت نے تقریر کی عنوان تھا "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" ان کو وقت صرف تین منٹ دیا گیا تھا۔ تین منٹ میں بچی بہت اچھا بولی۔

اس کے بعد امۃ الکریم نے "آنحضرت صلعم کے اخلاقِ فاضلہ" بیان کئے۔ اس کے بعد عزیزہ مبارکہ نے تقریر کی عنوان تھا "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک تعلیم القرآن" پھر امۃ الحبیب نے "مسلم خواتین کے کارنامے" بیان کئے کہ کس طرح مسلم خواتین مردوں کے دوش بدوش ہر قربانی میں حصہ لیتی رہی ہیں۔ ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں کی تقاریر آنے والی مہمان بہنوں کو بہت پسند آئیں۔

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ بیگم فاضل الدین صاحب نے صدارتی تقریر فرماتے ہوئے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے قادیان آنے کی توفیق بخشی۔ اور محترمہ آپا جان سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ میں ناچیز اس قابل نہ تھی کہ صدارت کی گدی پر بیٹھ سکتی۔ آپ نے مجھے صدارت کا عہدہ دے کر میری حوصلہ افزائی کی ہے جزاھا اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح تمام بہنوں کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے نہایت خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی سنی۔ بعدہٗ دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار: معراج سلطانہ
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

# اعلاناتِ نکاح

میری ہمشیرہ محترمہ سیدہ امۃ السلام زکیہ بنت مکرم مولوی سید بدرالدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید قادیان کا نکاح ہمراہ برادرم مکرم سید عبدالمالک صاحب ابن مکرم مولوی سید عبدالشکور صاحب مرحوم آف سونگڑھ (اڑیسہ) بعوض مہر مبلغ پندرہ صد روپے پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے جلسہ سالانہ کے پہلے دن ۱۸ر دسمبر ۱۹۷۰ء قبل از خطبہ جمعہ اعلان فرمایا۔ اور حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین۔

احباب کرام و بزرگانِ عظام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار: سید نصیرالدین احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

---

مورخہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۰ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ احباب دعا فرما دیں کہ یہ رشتے فریقین کے لئے موجب برکت و رحمت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہوں۔

(۱) ـــــ مکرم غلام حمید الدین صاحب ولد مکرم غلام محی الدین صاحب کا نکاح امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد امام صاحب غوری یادگیر کے ساتھ بعوض گیارہ صد روپے حق مہر قرار پایا۔

(۲) ـــــ مکرم نصیرالدین صاحب غوری ولد مکرم محی الدین صاحب غوری کا نکاح امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام محی الدین صاحب کے ساتھ بعوض گیارہ صد روپیہ حق مہر قرار پایا۔

(۳) ـــــ مکرم محمد عبدالشکور صاحب ولد مکرم موسیٰ خان صاحب کا نکاح نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام احمد صاحب حیدر آباد کے ساتھ بعوض تین ہزار روپے حق مہر قرار پایا۔

نوٹ: ـــــ مکرم احمد حسین صاحب قاضی حیدر آباد۔ مکرم محمد امام صاحب غوری یادگیر اور مکرم محی الدین غوری صاحب شادنگر نے مبلغ پندرہ روپے اعانتِ بدر کے لئے دیئے ہیں۔

خاکسار: محمد انعام غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

---

# منظوری ممبران مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳۵۰ہش (۱۹۷۱ء) کے لئے مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کے ذیل کے عہدیداران و ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے:-

(۱) خاکسار عبدالرحمٰن وکیل الاعلیٰ۔
(۲) مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب وکیل التبشیر والتعلیم۔
(۳) مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے وکیل المال۔
(۴) مکرم منظور احمد صاحب سوز قادیان ممبر
(۵) مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب قادیان ممبر
(۶) مکرم سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی ممبر
(۷) مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ
(۸) مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلا[illegible]

# دعائے مغفرت

خاکسار کے خسر محترم سید محمود علی صاحب کرنولی مورخہ ۲۱/۲۲ دسمبر کی درمیانی شب ½۱۰ بجے حیدر آباد میں ایک سال کی طویل علالت کے بعد فوت ہوگئے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ مرحوم کو معدہ کا کینسر تھا۔ بیماری کا یہ طویل عرصہ نہایت صبر اور راضی بقضائے الٰہی کی حالت میں گزارا۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کا وجود کرنول کی جماعت کے لئے بہت مفید تھا۔ یوں بھی وہ بہت خلیق، ملنسار اور گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ، تین لڑکیاں (جو شادی شدہ ہیں) اور دو لڑکے (جو عمر کے لحاظ سے خودکفیل نہیں ہیں) چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمادیں نیز اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے آمین ـــــ خاکسار محمد کلیم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اس انتخاب کے لئے حضرت اُمّ ... سے بھی مشورہ لیا گیا۔ تو آپ نے ... حاجی حکیم نورالدین صاحب کے حق ... مشورہ دیا۔ کہ آپ خلافت کے حقدار ... سی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ اور ... المسیح الثالث کا انتخاب بتایا کہ ... زح ہوا۔ اور یہ بھی بتایا کہ خلفاء ... تاب کیوں ضروری ہے۔

...ن کے بعد محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ ... ان "تحریک جدید اور ہماری ذمہ ..." تقریر کی۔ محترمہ نے بتایا کہ ... زندہ نہیں رہ سکتی جو نسلاً بعد ... قربانیاں کرنے والی نہ ہو۔ آپ ... تحریک جدید کی اہمیت کو واضح ... میں بیان کیا اور بتایا کہ ہم سب ... کو چندہ تحریک جدید میں ضرور ... دینا چاہیئے۔ کیونکہ جماعت کی ترقی ... بنیاد یہی ہے اور اپنی زندگی کو سادہ ... بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ... فضول اخراجات کو بند کر کے اس ... روپیہ کو تحریک جدید کے فنڈ میں دینا ... چاہیئے۔ اگر ہم نے سستی دکھائی اور ... وقت سے فائدہ نہ اُٹھایا تو خدا تعالیٰ ... قربانی کرنے والے دوسرے نیک افراد ... پیدا کر دے گا اور ہم اس نعمت سے ... محروم رہ جائیں گی۔ خدا تعالیٰ ہم لوگوں کو ... وقت سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی ... توفیق دے۔

اس کے بعد ایک نظم امۃ المتین نے ... پڑھی پھر نجمی خالدہ نے تقریر کی کہ ... انسان کو "اطمینانِ قلب" کس طرح حاصل ... ہوسکتا ہے۔ محترمہ نے کہا کہ انسان کو ... روئے زمین کا چپہ چپہ چھان کر اور ... چاند تک بھی پہنچ کر اطمینان حاصل نہیں ... ہوا۔ بلکہ اور آگے دیکھنے کی خواہش ... ہے۔ دولت مند کو کچھ دولت حاصل کر ... نے کے اطمینانِ قلب نہیں ملتا بلکہ اُسے اور ... خواہش ہوتی ہے۔ اگر کسی نے اطمینانِ قلب ... حاصل کرنا ہے تو وہ خدا تعالیٰ سے تعلق ... باندھے۔ اسی سے محبت کرے تو دیکھئے

کس طرح اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔ عزیزہ نے اطمینانِ قلب حاصل کرنے کی بہت سی دلچسپ مثالیں سنائیں۔ اور بتایا کہ ذکرِ الٰہی اور قرآن مجید سے محبت کرنے سے اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔

ان کی تقریر کے بعد ناصرات کی بچیوں نے مل کر ناصرات کا ترانہ پڑھا۔ اور پھر ناصرات الاحمدیہ کی پانچ لڑکیوں نے تقاریر کیں۔ ایک چھوٹی سی بچّی عقیلہ عفّت نے تقریر کی عنوان تھا "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاوں گا۔" ان کو وقت صرف تین منٹ دیا گیا تھا۔ تین منٹ میں بچی بہت اچھا بولی۔

اس کے بعد امۃ الکریم نے "آنحضرت صلعم کے اخلاقِ فاضلہ" بیان کئے۔ اس کے بعد عزیزہ مبارکہ نے تقریر کی عنوان تھا "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک تعلیم القرآن" پھر امۃ الحبیب نے "مسلم خواتین کے کارنامے" بیان کئے کہ کس طرح مسلم خواتین مردوں کے دوش بدوش ہر قربانی میں حصہ لیتی رہی ہیں۔ ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں کی تقاریر آنے والی مہمان بہنوں کو بہت پسند آئیں۔

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ بیگم فاضل الدین صاحب نے صدارتی تقریر فرماتے ہوئے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے قادیان آنے کی توفیق بخشی۔ اور محترمہ آپا جان سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ میں ناچیز اس قابل نہ تھی کہ صدارت کی گدی پر بیٹھ سکتی۔ آپ نے مجھے صدارت کا عہدہ دے کر میری حوصلہ افزائی کی ہے جزاھا اللّٰہ احسن الجزاء۔ اسی طرح تمام بہنوں کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے نہایت خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی سنی۔ بعدہٗ دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار: معراج سلطانہ
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللّٰہ قادیان

## دعائے مغفرت

خاکسار کے خسر محترم سید محمود علی صاحب کرنولی مورخہ ۲۱/۲۲ دسمبر کی درمیانی شب ½۱۰ بجے حیدرآباد ... ایکسال کی طویل علالت کے بعد فوت ہو گئے۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ مرحوم کو معدہ کا ... تھا۔ بیماری کا یہ طویل عرصہ نہایت صبر اور راضی بقضائے الٰہی کی حالت میں گزارا۔ مرحوم موصی ... ان کا وجود کرنول کی جماعت کے لئے بہت مفید تھا۔ یوں بھی وہ بہت خلیق۔ ملنسار اور گوناگوں ... دل کے مالک تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ۔ تین لڑکیاں (جو شادی شدہ ہیں) اور ... لڑکے (جو عمر کے لحاظ سے خود کفیل نہیں ہیں) چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندی ... درجات کے لئے دعا فرمادیں نیز اللّٰہ تعالےٰ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا ... حافظ و ناصر رہے آمین ——— خاکسار: محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

# اعلاناتِ نکاح

میری ہمشیرہ محترمہ سیدہ امۃ السلام زکیہ بنت مکرم مولوی سید بدرالدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید قادیان کا نکاح ہمراہ برادرم مکرم سید عبدالمالک صاحب ابن مکرم مولوی سید عبد الشکور صاحب مرحوم آف سونگھڑہ (اُڑیسہ) بعوض مہر مبلغ پندرہ صد روپے پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلّہ العالی نے جلسہ سالانہ کے پہلے دن ۱۸ دسمبر ۱۹۷۰ء قبل از خطبۂ جمعہ اعلان فرمایا۔ اور حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ اللّٰہ تعالےٰ مبارک کرے آمین۔

احبابِ کرام و بزرگانِ عظام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللّٰہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار: سید تصیر الدین احمد منتظم مدرسہ احمدیہ قادیان

---

مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم صاحب سلمہ اللّٰہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ احباب دعا فرمادیں کہ یہ رشتے فریقین کے لئے موجبِ برکت و رحمت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہوں۔

(۱) ——— مکرم غلام حمید الدین صاحب ولد مکرم غلام محی الدین صاحب کا نکاح امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد امام صاحب غوری یادگیر کے ساتھ بعوض گیارہ صد روپے حق مہر قرار پایا۔

(۲) ——— مکرم تصیر الدین صاحب غوری ولد مکرم محی الدین صاحب غوری کا نکاح امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام محی الدین صاحب کے ساتھ بعوض گیارہ صد روپے حق مہر قرار پایا۔

(۳) ——— مکرم محمد عبدالشکور صاحب ولد مکرم موسیٰ خان صاحب کا نکاح نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام احمد صاحب حیدرآباد کے ساتھ بعوض تین ہزار روپے حق مہر قرار پایا۔

نوٹ: ——— مکرم احمد حسین صاحب قاضی حیدرآباد۔ مکرم محمد امام صاحب غوری یادگیر اور مکرم محی الدین غوری صاحب شاد نگر نے مبلغ پندرہ ۱۵ روپے اعانتِ بدر کے لئے دیئے ہیں۔

خاکسار: محمد انعام غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

---

# منظوری ممبران مجلس تحریکِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللّٰہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳۵۰ہش (۱۹۷۱ء) کے لئے مجلس تحریکِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کے ذیل کے عہدیداران و ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے:-

(۱) خاکسار عبدالرحمٰن وکیل الاعلیٰ۔
(۲) مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب وکیل التبشیر والتعلیم۔
(۳) مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے وکیل المال۔
(۴) مکرم منظور احمد صاحب سوز قادیان ممبر
(۵) مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب قادیان ممبر
(۶) مکرم سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی ممبر
(۷) مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ ممبر
(۸) مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ ممبر

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان

# وزیر پنجاب سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ کے ہاں

## مہمانانِ کرام کی دعوتِ عصرانہ

قادیان ۲۸ر دسمبر۔ سالہا سال سے محترم سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ وزیر پنجاب کا یہ معمول چلا آرہا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ سے اپنے دلی خلوص اور محبت کا عملی اظہار کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کے موقع پر معزز مہمانوں کی ایک خاصی تعداد کو اپنے یہاں چائے پر بلاتے ہیں۔ ان مدعوین میں پاکستانی قافلہ کے بھی ممبران شامل ہوتے ہیں جس سے ان کی ایک غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ انہیں اپنی پرانی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ چونکہ اس سال پاکستان سے تو کوئی قافلہ نہیں آیا تھا اسلئے ہالینڈ اور افریقہ کے معزز مہمانوں کے علاوہ اندرونِ ملک کے مختلف صوبہ جات سے آنیوالے مہمانوں کو مورخہ ۲۲ر دسمبر کو اپنے یہاں مدعو کیا۔ احمدی احباب کے علاوہ شہر کے اور بہت سے غیر مسلم معززین بھی تھے۔

سب سے پہلے وسیع پیمانہ پر تمام مدعوین کی چائے پھل اور مٹھائی سے تواضع کی۔ اس کے بعد محترم سردار صاحب نے بڑے ہی سلجھے ہوئے پنجابی انداز میں احمدی مہمانوں کا اپنے یہاں آنے اور دعوت قبول کرنے پر شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی اپنے ان قلبی تعلقات کا اظہار کیا جو جماعت احمدیہ کے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور فرمایا کہ میں ہر سال ہی اس امر کا اظہار کیا کرتا ہوں کہ یہ جماعت بڑی با اصول جماعت ہے۔ تقسیم ملک کے وقت جب ہم اپنے وطن سرگودھا سے آئے تو جناب چوہدری شیر محمد صاحب باجوہ نے ہماری بہت مدد کی اور ہر قسم کا خطرہ مول لے کر ہمیں ہر طرح بسلامت پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

آپ نے کہا یہ جماعت اپنے اصولوں اور نیک تعلیمات کے سبب اس لائق ہے کہ اس سے پیار کیا جائے۔ اور اس کے ساتھ تعلقات بڑھائے جائیں۔ یہ لوگ نہایت ہی قدر شناس ہیں۔ اپنے اس مختصر خطاب میں وزیر پنجاب نے اس امر کا صاف لفظوں میں اظہار کیا کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کے ہر فرد نے مثالی نمونہ دکھایا اور کسی ایک فرد سے بھی کوئی ایسی حرکت سرزد نہیں ہوئی جو ملکی اور قومی وقار کو صدمہ پہنچانے والی ہو۔ بلکہ میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ ان میں سے ایک بشر کے متعلق بھی کوئی ایک بات بھی کہہ نہیں سکا۔ یہ سب لوگ اپنے بزرگوں کے کارناموں اور اصولوں پر بڑی سختی کے ساتھ قائم رہے اور مثالی نمونہ پیش کیا۔

اس تقریر کے جواب میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے سردار صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا جماعتِ احمدیہ کے تمام افراد سردار صاحب کے خلوص اور محبت کی دل سے قدر کرتے ہیں۔ نیز فرمایا جماعتِ احمدیہ چونکہ ایک مذہبی جماعت ہے وہ اپنے اصولوں اور تعلیمات پر ہمیشہ ہی صدقِ دل سے کاربند رہنے کی کوشش کرتی ہے۔ چونکہ سردار صاحب کے دل میں بھی مذہب سے خاص لگاؤ اور پیار ہے اس لئے طبعاً آپ کو جماعت احمدیہ جیسی خالص مذہبی اور با اصول جماعت سے پیار اور اس کے افراد سے محبت ہے۔ خدا کرے یہ پیار اور محبت کے تعلقات ہمیشہ ہی بڑھتے رہیں۔ اور ہم سب مل کر ملک و قوم کے لئے مفید وجود بنے رہیں۔

(نامہ نگار خصوصی)

## جلسہ سالانہ ربوہ کے متعلق تازہ اطلاعات

قادیان ۲۹ر فتح (دسمبر)۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے متعلق جو تازہ اطلاعات بذریعہ ٹیلیگرام یہاں موصول ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) ــــ ربوہ ۲۷ر دسمبر۔ حضرت ناظر صاحب خدمتِ درویشان اطلاع فرماتے ہیں جلسہ سالانہ ربوہ کی دوسرے روز کی کارروائی کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے وقفِ جدید کے نئے سال کا آغاز فرمایا۔

(۲) ــــ ربوہ ۲۸ر دسمبر۔ حضرت ناظر صاحب خدمتِ درویشان اطلاع فرماتے ہیں الحمد للہ جلسہ سالانہ دعا کے ساتھ اور کامیابی کیساتھ ختم ہوا۔

## احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی خاص توجہ کیلئے

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خصوصی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی غرض سے ربوہ (پاکستان) تشریف لے جا چکے ہیں۔ آپ کا قیام وسط جنوری ۱۹۷۱ء تک پاکستان میں ہوگا۔ اطلاعاً تحریر ہے کہ محترم صاحب کی ذاتی ڈاک تو آپ کے نام بھجوائی جا سکتی ہے لیکن دفاتر کی ڈاک جو متعلقہ نظارت دعوۃ و تبلیغ۔ انچارج وقف جدید۔ امور عامہ وغیرہ سے تعلق رکھتی ہو وہ ساری کی ساری انچارج کے نام آنی چاہیئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے نام پر نہ آنی چاہیئے۔

اس ضمن میں دوست یاد رکھیں کہ محترم صاحبزادہ صاحب سے دوستوں کو ذاتی ڈاک کا جواب پاکستان سے واپسی پر ملے گا۔ دوست نوٹ فرمالیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

## درخواستِ دعا

عرصہ تین چار ماہ سے خاکسار کی طبیعت عوارض کے سبب علیل چلی آرہی ہے۔ اعصاب کے ساتھ ضعفِ شدید کی عام تکلیف رہتی ہے۔ جلسہ سالانہ کے دوران محترم میر مبارک احمد صاحب حیدرآباد نے طبی معائنہ کیا اور ہائی بلڈ پریشر تشخیص کی اور مناسب ادویہ تجویز کیں جن کا استعمال شروع کیا جا رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ خاکسار کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں تا صحت و تندرستی کے ساتھ زیادہ خدمت کر سکے۔

خاکسار: محمد حفیظ بقاپوری


## یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکتا اور یہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "Autocentre" فون نمبرز 23—1652، 23—5222

## سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

★ آفس و فیکٹری: ۱۰۔ پربھورام سرکار لین کلکتہ ۱۵ — فون نمبر ۳۲۷۲-۴۴
★ شوروم: ۳۱/۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ — فون نمبر ۴۰۱-۳۴
★ تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ "Globe Export"

# وزیر پنجاب سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ کے ہاں

## مہمانانِ کرام کی دعوتِ عصرانہ

قادیان ۲۸ دسمبر۔ سالہا سال سے محترم سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ وزیر پنجاب کا یہ معمول چلا آرہا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ سے اپنے دلی خلوص اور محبت کا عملی اظہار کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کے موقع پر معزز احمدی مہمانوں کی ایک خاصی تعداد کو اپنے یہاں چائے پر بلاتے ہیں۔ ان مدعوین میں پاکستانی قافلہ کے بھی ممبران شامل ہوتے ہیں جس سے ان کی ایک غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ انہیں اپنی پرانی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ چونکہ اس سال پاکستان سے تو کوئی قافلہ نہیں آیا تھا اسلئے ہالینڈ اور افریقہ کے معزز مہمانوں کے علاوہ اندرون ملک کے مختلف صوبہ جات سے آنیوالے مہمانوں کو مورخہ ۲۲ دسمبر کو اپنے یہاں مدعو کیا۔ احمدی احباب کے علاوہ شہر کے اور بہت سے غیر مسلم معززین بھی تھے۔

سب سے پہلے وسیع پیمانہ پر تمام مدعوین کی چائے پھل اور مٹھائی سے تواضع کی۔ اس کے بعد محترم سردار صاحب نے بڑے ہی سلجھے ہوئے پنجابی انداز میں احمدی مہمانوں کا اپنے یہاں آنے اور دعوت قبول کرنے پر شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی اپنے ان قلبی تعلقات کا اظہار کیا جو جماعت احمدیہ کے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور فرمایا کہ میں ہر سال ہی اس امر کا اظہار کیا کرتا ہوں کہ یہ جماعت بڑی با اصول جماعت ہے۔ تقسیم ملک کے وقت جب ہم اپنے وطن سرگودھا سے آئے تو جناب چوہدری بشیر محمد صاحب باجوہ نے ہماری بہت مدد کی اور ہر قسم کا خطرہ مول لے کر ہمیں ہر طرح بسلامت پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

آپ نے کہا یہ جماعت اپنے اصولوں اور نیک تعلیمات کے سبب اس لائق ہے کہ اس سے پیار کیا جائے۔ اور اس کے ساتھ تعلقات [illegible] کئے جائیں۔ یہ لوگ سچی انسانیت کے قدر شناس ہیں۔ اپنے اس مختصر خطاب میں وزیر پنجاب نے اس امر کا صاف لفظوں میں اظہار کیا کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کے ہر فرد نے مثالی نمونہ دکھایا اور کسی ایک فرد سے بھی کوئی ایسی حرکت سرزد نہیں ہوئی جو ملکی اور قومی وقار کو صدمہ پہنچانے والی ہو۔ بلکہ میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ ان میں سے ایک بشر کے متعلق بھی کوئی ایک بات بھی کہہ نہیں سکا۔ یہ سب لوگ اپنے بزرگوں [illegible] اصولوں پر بڑی سختی کے [illegible] [illegible]ش کیا۔ [illegible] شریف [illegible]

سردار صاحب کے خلوص اور محبت کی دلی [illegible] قدر کرتے ہیں۔ نیز فرمایا جماعت احمدیہ چونکہ ایک مذہبی جماعت ہے وہ اپنے اصول اور تعلیمات پر ہمیشہ ہی صدق دل سے کاربند رہنے کی کوشش کرتی ہے۔ چونکہ سردار صاحب کے دل میں بھی مذہب سے خاص لگاؤ اور پیار ہے اس لئے طبعاً آپ کو جماعت احمدیہ جیسی خالص مذہبی اور با اصول جماعت سے پیار اور اس کے افراد سے محبت ہے۔ خدا کرے یہ پیار اور محبت کے تعلقات ہمیشہ ہی بڑھتے رہیں۔ اور ہم سب مل کر ملک و قوم کے لئے مفید وجود بنے رہیں۔

(نامہ نگار خصوصی)

---

## جلسہ سالانہ ربوہ کے متعلق تازہ اطلاعات

قادیان ۲۹ فتح (دسمبر)۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے متعلق جو تازہ اطلاعات بذریعہ ٹیلیگرام یہاں موصول ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں:-

(۱) — ربوہ ۲۷ دسمبر۔ حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان اطلاع فرماتے ہیں کہ جلسہ سالانہ ربوہ کی دوسرے روز کی کارروائی کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کے نئے سال کا آغاز فرمایا۔

(۲) — ربوہ ۲۸ دسمبر۔ حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان اطلاع فرماتے ہیں کہ الحمدللہ جلسہ سالانہ دعا کے ساتھ اور کامیابی کیساتھ ختم ہوا۔

---

## احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی
## خاص توجہ کیلئے

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خصوصی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی غرض سے ربوہ (پاکستان) تشریف لے جا چکے ہیں۔ آپ کا قیام وسط جنوری ۱۹۷۱ء تک پاکستان میں ہوگا۔ اطلاعاً تحریر ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب کی ذاتی ڈاک تو آپ کے نام بھجوائی جاسکتی ہے لیکن دفاتر کی ڈاک جو متعلقہ نظارتوں مثلاً دعوۃ و تبلیغ۔ انچارج وقف جدید۔ امور عامہ وغیرہ سے تعلق رکھتی ہو وہ ساری کی ساری ناظر صیغہ کے نام آنی چاہیئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے نام پر نہ آنی چاہیئے۔

اس ضمن میں دوست یاد رکھیں کہ محترم صاحبزادہ صاحب سے دوستوں کی ذاتی ڈاک کا جواب بھی پاکستان سے واپسی پر ملے گا۔ دوست نوٹ فرمالیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

---

## درخواستِ دعا

عرصہ تین چار ماہ سے خاکسار کی طبیعت مختلف عوارض کے سبب علیل چلی آرہی ہے۔ اعصابی کمزوری کے ساتھ ضعف شدید کی عام تکلیف رہتی ہے۔ جلسہ سالانہ کے دوران محترم میر مبارک احمد صاحب ایم ڈی حیدرآباد نے طبی معائنہ کیا اور ہائی بلڈ پریشر کی تشخیص کی اور مناسب ادویہ تجویز کیں جن کا استعمال شروع کیا جارہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ خاکسار کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں تا صحت و تندرستی کے ساتھ دین کی زیادہ خدمت کر سکے۔

خاکسار: محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر

---


## یہ مت خیال فرمایئے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکتا اور یہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبرز 23—1652 23—5222

تار کا پتہ "Autocentre"

---

## سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!!

## گلوب ربڑ انڈسٹریز

★ آفس و فیکٹری: ۱۰- پربھورام سرکار لین کلکتہ ۱۵ — فون نمبر ۳۲۷۲-۴۴

★ شو روم: ۳۱/۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ — فون نمبر ۲۰۱-۳۴

★ تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ "Globe Export"